Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيم نَحمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِيحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 58

ایڈیٹر منیر احمد خادم

نائبین قریشی محمد فضل اللہ، محمد ابراہیم سرور

شمارہ 32

شرح چندہ سالانہ 350 روپے

بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن 65 کینیڈین ڈالر یا 40 یورو

14/شعبان 1429 ہجری، 06/ ظہور 1388 ہش، 06/اگست 2009ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

تبلیغ کے ساتھ ساتھ اپنے اعمال میں بھی تبدیلی پیدا کرو تا کہ جو انقلاب آئے وہ عارضی نہ ہو بلکہ مستقل ہو

اے ہندوستان اور پاکستان کے احمدیو! تمہارا فرض ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو دنیا میں پھیلاؤ کیونکہ خدا کا مسیح وہاں پیدا ہوا

اے عرب کے رہنے والو! تمہارا فرض بنتا ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو اپنے عرب بھائیوں تک پہنچاؤ

آج دنیا کی بقا اسی میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی آواز پر کان دھرے

خلاصہ اختتامی خطاب سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 26 جولائی 2009ء بمقام جلسہ گاہ حدیقۃ المہدی۔ یوکے

۴۳ویں جلسہ سالانہ برطانیہ کے تیسرے روز کے اختتامی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم عبد المؤمن طاہر صاحب کی۔ آپ نے سورہ حٰم سجدہ کی آیت ۳۱ تا ۳۶ کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش فرمایا۔ بعدہ ایک عرب دوست نے عربی قصیدہ پیش کیا جس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام :

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا گیا۔ بعدہٗ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف شعبہ جات میں ٹاپ پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء میں گولڈ میڈل تقسیم فرمائے۔ اس کے بعد حضور انور نے تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت فرمائی اور فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب مسیحیت اور مہدویت کا دعویٰ کیا تو ساتھ ہی یہ اعلان فرمایا کہ خدا نے مجھے بذریعہ وحی و الہام بتایا ہے کہ میں ہی آنے والا مسیح ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور آپؐ سے عشق و محبت کی وجہ سے مجھے امتی اور غیر تشریعی نبوت کا مرتبہ ملا ہے۔ اس پر مخالفین نے مخالفتوں کے طوفان کھڑے کر دیئے۔ آپؑ کے خلاف ہتک آمیز جملے استعمال کئے۔ عام مسلمانوں کو آپ کے خلاف انگیخت کیا کہ آپؑ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں اور کہا کہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آیت خاتم النبیین کی وجہ سے نبوت کے تمام دروازے بند ہو چکے ہیں حالانکہ ہر احمدی جانتا ہے کہ یہ معنیٰ غلط ہیں۔ نبوت کے تمام دروازے بند نہیں ہوئے بلکہ آیت اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا یعنی آج کے دن میں نے تمہارا دین تمہارے لئے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر مکمل کر دی ہے اور تمہارے لئے مَیں دین اسلام پر راضی ہو گیا ہوں، کے مطابق اب اسلام ہی قیامت تک آخری دین ہے اب کوئی نئی شریعت اور نیا دین نہیں آئے گا لیکن ناسمجھ علماء نے ختم نبوت کی غلط تشریح کرتے ہوئے تمام قسم کے نبوت کے دروازے بند کر دیئے اور اعلان کیا کہ اب وحی الٰہی کے بھی تمام دروازے بند ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ اعلان کہ خدا مجھے وحی کرتا ہے، اس کے بھی منکر ہو گئے لیکن حق کے متلاشی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل اور مکمل دین کو دنیا کے کنارے تک پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وحی و الہام کیا چیز ہے وحی والہام سے تو خدا تعالیٰ کی صفت تکلم کا اظہار ہوتا ہے اور اگر یہ بند ہو گئی ہے تو گویا نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ اپنی ایک صفت کو ختم کر چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ یعنی اللہ ہی ہے جو اوّل ہے اور آخر ہے اور ازلی ہے اور ابدی ہے۔ پھر یہ ماننا کہ اس کی بعض صفات ختم ہو گئی ہیں یہ اللہ تعالیٰ پر بہتان عظیم اور گناہ ہے اور بغیر سوچے سمجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دشمنی میں ایسی بات کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ پس خوف خدا کریں اور اللہ کے اس فرمان کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ فَسُبْحٰنَ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ (الانبیاء :۲۳) یعنی پس پاک ہے اللہ عرش کا رب اس سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔

پس اللہ جس طرح پہلے تمام صفات رکھتا تھا آج بھی وہ تمام صفات کا حامل ہے اور جس طرح چاہتا ہے اور جیسے چاہتا ہے ان کا استعمال کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں وحی کے جاری رہنے اور فرشتوں کے اُترنے کے بارے میں فرماتا ہے :

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِی الْاٰخِرَةِ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِیْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ (سورہ حٰم سجدہ:۳۱-۳۲)

ترجمہ: یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ ہمارا رب ہے پھر استقامت اختیار کی ان پر بکثرت فرشتے نازل ہوتے ہیں کہ خوف نہ کرو اور غم نہ کھاؤ اور اس جنت کے (ملنے) سے خوش ہو جاؤ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو۔ ہم اس دنیوی زندگی میں بھی تمہارے ساتھ ہیں اور آخرت میں بھی اور اس میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہوگا جس کا تمہارے نفس خواہش کرتے ہیں اور اس میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہوگا جو تم طلب کرتے ہو۔

پس ان آیات میں فرشتوں کے اُترنے اور وحی کے جاری رہنے کا ذکر فرما کر ان غلط سوچ رکھنے والے علماء کا رد فرمایا جو کہتے ہیں کہ وحی بند ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وحی ان نام نہاد علماء پر نہیں آتی بلکہ اللہ کی خاطر تکالیف برداشت کرنے والوں پر اس کے فرشتے اُترتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں : جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو جامع صفات کاملہ ہے جس کی ذات اور صفات میں اور کوئی شریک نہیں اور یہ کہہ کر وہ استقامت اختیار کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو جامع صفات کاملہ ہے جس کی ذات اور صفات میں اور کوئی شریک نہیں اور یہ کہہ کر پھر وہ استقامت اختیار کرتے ہیں اور کتنے ہی زلزلے آویں اور بلائیں نازل ہوں اور موت کا سامنا ہو ان کے ایمان اور صدق میں فرق نہیں آتا ان پر فرشتے اترتے ہیں اور خدا ان سے ہمکلام ہوتا اور کہتا ہے کہ تم بلاؤں سے اور خوفناک دشمنوں سے مت ڈرو اور نہ گزشتہ مصیبتوں سے غمگین ہو مَیں تمہارے ساتھ ہوں اور میں اسی دنیا میں تمہیں بہشت دیتا ہوں جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا تھا۔ پس تم اس سے خوش ہو۔ اب واضح ہو کہ یہ باتیں بغیر شہادت کے نہیں اور یہ ایسے وعدے نہیں کہ جو پورے نہیں ہوئے بلکہ ہزاروں اہل دل مذہب اسلام میں اس روحانی جنت کا مزا چکھ چکے ہیں در حقیقت اسلام وہ

باقی خلاصہ خطاب صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں

جمیل احمد ناصر ایڈوکیٹ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۹ء
اور
افضال الٰہیہ کی بارش

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے اذن پا کر ۱۸۹۱ء میں جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل تھی اللہ کے فضل سے اس پر ۱۱۸ سال کا عرصہ گذر رہا ہے اور نہ صرف قادیان میں بلکہ دنیا کے متعدد ممالک میں اس کا سلسلہ جاری ہے۔

گذشتہ دنوں ۲۴ تا ۲۶ جولائی کو برطانیہ کا جلسہ سالانہ منعقد ہوا اور اس میں کوئی مبالغہ نہیں کہ یہ دنیا کا سب سے بڑا اجتماع ہے جس کو عالمگیر حیثیت حاصل ہے اس جلسہ میں جو براہ راست ساری دنیا میں دیکھا اور سنا گیا سب نے افضال الٰہیہ کی بارش کو برستے ہوئے دیکھا۔

مورخہ ۲۴ جولائی کو حضور ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اس وقت موسم بہت خراب تھا اور شدید بارش ہو رہی تھی اور محکمہ موسمیات کی پیشگوئی کے مطابق آئندہ دنوں میں بھی شدید بارش کے امکانات تھے۔ خطبہ جمعہ کے اختتام پر حضور نے دعا کی اور احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو بھی دعا کی تحریک فرمائی کہ موسم صاف ہو اور جلسہ کے پروگرام اچھے رنگ میں ہو سکیں۔ اس کے معاً بعد ہی اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور بارش تھم گئی اور جلسہ کے تینوں دن موسم بہت سازگار ہو گیا۔ اس کے بعد باقی تمام پروگرام خوشگوار موسم میں جاری رہے۔ جلسہ کے اختتام پر ہی پھر بارش ہوئی جو حضور انور کی قبولیت دعا کا تازہ اور ایمان افروز نشان ہے۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک

حضور انور ایدہ اللہ نے پروگرام کے مطابق جلسہ کے دوسرے روز لجنہ سے خطاب فرمایا اور رات کو افضال الٰہیہ کا تذکرہ فرمایا اگلے روز اختتامی خطاب فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ کے تمام خطابات بہت بصیرت افروز ایمان افروز اور ولولہ انگیز تھے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ جن امور کی طرف حضور انور نے توجہ دلائی ہے اور احباب جماعت سے جو توقعات رکھی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں تا کہ ہمارے اخلاقی اور روحانی معیار بلند سے بلند تر ہوتے جائیں۔

جماعت مومنین پر یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ ہمیں خلافت احمدیہ سے وابستہ فرمایا ہے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جماعت کی تعلیم و تربیت اور روحانی ترقی کے لئے دن رات کوشاں ہیں اس کے لئے رہنمائی فرماتے ہیں اور بار بار توجہ دلاتے ہیں۔

اس جلسہ سے پہلے معائنہ کارکنان ہوا جس میں حضور انور نے جلسہ کے جملہ انتظامات کا معائنہ کیا اور میزبانوں کو مہمانوں کی ضروریات کا خیال رکھنے کے لئے رہنمائی فرماتے ہوئے ہدایات دیں۔

اس جلسہ میں تلاوت قرآن مجید، سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام کے سننے کے علاوہ علماء کرام کی اردو اور انگریزی میں تقاریر سنیں جس سے علم وعرفان میں اضافہ ہوا۔ اس کے علاوہ جلسہ کے مناظر دیکھنے کو ملے جس میں لنگر خانہ، بک سٹال مہمانوں کی آمد و رفت اور وسیع جلسہ گاہ، رہائش گاہ، مختلف شعبوں کے تحت بڑی دلجمعی سے کام کرتے ہوئے بچوں نوجوانوں اور بزرگوں کو دیکھا اور حدیقۃ المہدی کا قدرتی ماحول دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد سے دل لبریز ہو گئے۔

اسی طرح مہمانوں کے تأثرات اور دنیا بھر کے مختلف علاقوں سے آنے والے دانشوروں اور ممبران پارلیمنٹ کے جماعت احمدیہ سے متعلق نیک خیالات سن کر اور جماعتی خدمات اور جماعتی ترقیات جو دنیا بھر میں اللہ کے فضل سے ہو رہی ہیں ہمارے دل خدا کی حمد و شکر سے بھر گئے۔ ہمیں اس بات پر بجا طور پر فخر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد خلافت کی بابرکت نعمت سے نوازا ہے۔ اور اس وقت صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہی واحد جماعت ہے جس کا ایک عالمگیر روحانی پیشوا ہے جسے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت حاصل ہے۔

آخری روز عالمی بیعت ہوئی یہ ایسا عظیم الشان پروگرام ہے کہ جب سے دنیا بنی مذاہب عالم میں ایسا نظارہ پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا امسال عالمی بیعت ۲۷ جولائی کو ہوئی جس میں حاضر الوقت افراد اور ان کے نمائندگان نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک پر بیعت کی جبکہ ساری دنیا میں ہونے والے نئے احمدیوں اور پرانے احمدیوں نے اس میں شرکت کی اور اپنے عہد بیعت کو دوہرایا۔

اختتامی جلسہ سے قبل حضور انور نے ان خوش قسمت طلباء کو سونے کے طمغہ جات پہنائے اور سندات کامیابی عطا فرمائی جنہوں نے دوران سال کسی بھی شعبہ میں اپنی یونیورسٹیز میں نمایاں پوزیشن حاصل کی اللہ تعالیٰ ان کے لئے یہ اعزاز مبارک کرے اور باقی احمدی طلباء کو توفیق عطا کرے کہ وہ بھی اپنے علمی معیار کو بلند کرتے ہوئے نمایاں کامیابیاں حاصل کریں۔

یہ تمام مناظر مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے توسط سے ساری دنیا کے احمدیوں نے براہ راست دیکھے۔ اور جو خوش قسمت افراد اس جلسہ میں حاضر ہوئے ان کے دلی جذبات کا اظہار تو ناقابل بیان ہے بعض نے اپنے کچھ تاثرات ایم ٹی اے کے توسط سے پیش کئے اور بعض پیش تو نہ کر سکے لیکن یہ ان کی زندگیوں کے حسین اور یادگار لمحات بن گئے لیکن ایسے افراد جو اس جلسہ میں شامل نہ ہو سکے اللہ تعالیٰ نے انکی تسکین کے سامان ایم ٹی اے کے ذریعہ ان کے گھروں میں ہی کر دئے فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

یہ جلسہ جو قادیان کی مقدس زمین میں صرف ۷۵ افراد کی شرکت سے شروع ہوا آج اللہ کے فضل سے عالمگیر حیثیت کا حامل ہے۔ اور اس سے وہ تمام مقاصد حاصل ہو رہے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائے تھے۔ اب اس جلسہ میں نہ صرف اقوام عالم جلسہ سننے کے لئے حاضر ہو رہی ہیں بلکہ اس جلسہ کے موقعہ پر خدمت سرانجام دینا اپنے لئے باعث عزت وافتخار سمجھتی ہیں۔ جیسا کہ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا اس جلسہ میں ایشیا کے احمدی بھی ڈیوٹی دے رہے تھے اور افریقہ کے احمدی بھی، یورپ کے احمدی بھی ڈیوٹی دے رہے تھے اور امریکہ کے بھی اسی طرح دنیا کے اور مختلف علاقوں سے آنے والے احمدی احباب و مستورات بڑی خندہ پیشانی اور محنت و شوق سے اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے تھے۔ الغرض مختلف شعبوں کے تحت بڑی محنت سے رضا کارانہ طور پر کارکنوں نے خدمت سرانجام دی۔ جس سے سرکاری حکام اور دوسرے آنے والے بہت خوش اور متاثر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے فضلوں سے نوازے اور دینی و دنیوی نعمتیں عطا فرمائے۔

الغرض یوکے کا جلسہ سالانہ ایک عالمگیر جلسہ سالانہ تھا جس کی مثال تاریخ مذاہب میں نہیں ملتی اس جلسہ سے نہ صرف یوکے کے لوگ استفادہ کرتے ہیں بلکہ دنیا کے مختلف علاقوں سے لوگ شریک ہوتے ہیں اور اب تو اللہ کے فضل سے ہر احمدی اپنے گھر بیٹھ کر ان پروگراموں کو دیکھ اور سن سکتا ہے۔

قادیان میں بھی مرکزی طور پر مساجد میں جلسہ سننے کا انتظام تھا۔ اور عالمی بیعت کے لئے مسجد دارالانوار میں انتظام کیا گیا تھا۔ مسجد میں ایک بڑی سکرین لگا کر اس کارروائی کو دیکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال کا جلسہ سالانہ یوکے پہلے جلسوں کی نسبت وسیع اور عظیم ترقیات کا حامل تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ کے علاوہ چار خطاب فرمائے جو احباب جماعت کی تعلیم و تربیت اور روحانی و اخلاقی ترقیات کے لئے بنیادی حیثیت کے حامل ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(قریشی محمد فضل اللہ)

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آ گیا ہو کر مسیح

(منظوم کلام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار
آسماں پر دعوتِ حق کے لئے اِک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار
آرہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر ازجاں نثار
باغ میں ملّت کے ہے کوئی گلِ رعنا کھلا
آئی ہے بادِ صبا گلزار سے مستانہ وار
آرہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار
ہر طرف ہر ملک میں ہے بُت پرستی کا زوال
کچھ نہیں انساں پرستی کو کوئی عزّ و وقار
آسماں سے ہے چلی توحیدِ خالق کی ہوا
دل ہمارے ساتھ ہیں گو منہ کریں بک بک ہزار
اِسْمَعُوا صَوْتَ السما جَاءَ الْمَسِیْح جَاءَ الْمَسِیْح
نیز بشنو از زمیں آمد امامِ کامگار
آسماں باردنشاں الوقت میگوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بیقرار
اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے
وقت ہے جلد آؤ اے آوارگانِ دشتِ خار

خطبہ جمعہ

اصل نفع پہنچانے والی ذات خدا تعالیٰ ہی کی ہے۔ اس لئے اسی کی عبادت کرو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ تمام چیزیں جن پر تمہاری زندگی کا انحصار ہے ان کا پیدا کرنے والا مَیں ہوں اور میرے اذن سے ہی یہ نفع رساں بھی ہوسکتی ہیں یا نقصان پہنچانے والی بن سکتی ہیں۔

ایک حقیقی مومن کو کوشش کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے خود بھی فائدہ اٹھائے اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے کی طرف توجہ دے۔

(قرآن مجید ،احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ السلام کے حوالوں سے
اللہ تعالیٰ کی صفت اَلنَّافِع کے مختلف پہلوؤں کا بصیرت افروزتذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز --فرمودہ یکم مئی 2009ء بمطابق یکم ہجرت 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ-
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے اللہ تعالیٰ کی صفت اَلنَّافِع کے حوالے سے بتایا تھا کہ اصل نفع پہنچانے والی ذات خدا تعالیٰ ہی کی ہے۔ اس لئے اسی کی عبادت کرو۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ میری عبادت کرو۔ اس دنیا میں بھی اس کے فضلوں کے وارث بنوگے اور مرنے کے بعد کی زندگی میں بھی اس کے فضلوں کے وارث بنوگے۔ اور پھر فرمایا کہ عبادت کے ساتھ ساتھ اُن تمام احکامات پر عمل کرو جن کے کرنے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں صرف یہی نہیں کہا کہ کیونکہ تمام قسم کا نفع میری ذات سے وابستہ ہے اس لئے میری عبادت کرو اور شکرگزار بنو بلکہ فرمایا کہ کائنات اور اس کے اندر کی ہر چیز میری پیدا کردہ ہے اور میرے اذن سے ہی یہ نفع رساں بھی ہے یا نقصان پہنچانے والی بن سکتی ہے۔ اللہ فرماتا ہے کہ وہ تمام چیزیں جن پر تمہاری زندگی کا انحصار ہے ان کا پیدا کرنے والا مَیں ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں رَبُّ الْعَالَمِیْن ہوں اور جب مَیں ہی رَبُّ الْعَالَمِیْن ہوں تو پھر کہیں اور سے نفع ملنے کا یا نفع حاصل کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’خدا تعالیٰ کی ربوبیت یعنی پیدا کرنا اور کمال مخلوق تک پہنچانا تمام عالموں میں جاری وساری ہے‘‘۔

تو یہ ہے خدا تعالیٰ کی ربوبیت کہ صرف پیدا نہیں کیا بلکہ مخلوق کے لئے جس انتہاء تک اسے پہنچانا ضروری ہے وہاں تک پہنچاتا ہے اور یہ کارخانہ قدرت اپنی پیدائش کے بعد ہر روز اپنی ایک شان ظاہر کر رہا ہے۔ انسان کی فطرت میں اللہ تعالیٰ نے تجسّس رکھا ہے، تحقیق رکھی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ انسان پر ان تمام عالموں پر تحقیق کے نتیجہ میں نئے سے نئے اظہار فرماتا ہے۔ ان عالموں میں آسمانی عالم بھی ہیں جن میں مختلف قسم کے ستارے اور سیّارے شامل ہیں۔ ان میں زمینی عالم بھی شامل ہے جس میں زمین کے اندر کے مختلف خزانے ہیں۔ زمین کے اندر بھی ایک عالم بسا ہوا ہے، ایک دنیا ہے۔ زمین کی صرف ظاہری شکل نہیں ہے جس پر سائنسدان تحقیق کرکے قدرت کے عجیب جلووں سے ہمیں آگاہ کرتے ہیں۔ پھر عالم نباتات ہے۔ بوٹیوں، پودوں، پھولوں، پھلوں وغیرہ کی بھی ایک دنیا ہے۔ اتنی قسمیں ہیں جن کا شمار نہیں۔ پھر ہر قسم میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی ایک شان نظر آتی ہے۔ خوراک کے علاوہ بے شمار بوٹیاں ایسی ہیں اور کئی پودے ایسے ہیں جو کئی بیماریوں کا علاج ہیں۔ بعض ان میں سے تحقیق کے بعد انسان کے علم میں آ گئی ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ بہت سی ایسی ہوں جن کی تحقیق کی ابھی ضرورت ہے۔ حشرات الارض ہیں۔ کیڑے مکوڑے ہیں۔ ان کا ایک اپنا عالم ہے۔ غرض کہ اس کائنات میں بہت سی چیزیں ہیں جنہیں خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اور ہر پیدائش کی ایک غرض اور ایک مقصد ہے جسے وہ پورا کرتا ہے اور جس کو حسب ضرورت قائم رکھنے کے بھی خدا تعالیٰ نے سامان پیدا فرمائے ہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’پس ربوبیت الٰہی بوجہ اس کے کہ وہ تمام ارواح و اجسام وحیوانات و نباتات و جمادات وغیرہ پر مشتمل ہے فیضان اَعَمّ سے موسوم ہے‘‘ (کہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت جو ہے تمام روحوں کی ہے، تمام جسموں کی ہے، تمام جانوروں میں ہے، تمام قسم کی نباتات جڑی بوٹیوں میں ہے اور بے جان چیزوں میں بھی ہے۔ اس کو فیضان عام کہتے ہیں۔ یعنی ایسا فیض جو اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے لئے عام کیا ہوا ہے)۔ ’’کیونکہ ہر ایک موجود اسی سے فیض پاتا ہے اور اس کے ذریعہ سے ہر ایک چیز وجود پذیر ہے‘‘ (جو بھی دنیا میں چیز موجود ہے اس سے فیض پا رہی ہے اور اس کا وجود اور ہر چیز جو ہے وہ اس سے پیدا ہو رہی ہے)۔ فرمایا کہ ’’ہاں البتہ ربوبیت الٰہی اگرچہ ہر ایک موجود کی موجد اور ہر ایک ظہور پذیر چیز کی مربی ہے لیکن بحیثیت احسان کے سب سے زیادہ فائدہ اس کا انسان کو پہنچتا ہے‘‘۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی تمام مخلوقات سے انسان فائدہ اٹھاتا ہے۔ اس لئے انسان کو یاد دلایا گیا ہے کہ تمہارا خدا ربّ العالمین ہے۔ تا انسان کی امید زیادہ ہو اور یہ یقین کرے کہ ہمارے فائدہ کے لئے خدا تعالیٰ کی قدرتیں وسیع ہیں اور طرح طرح کے عالم اسباب ظہور میں لا سکتا ہے‘‘۔

پس خدا تعالیٰ جو ربّ العالمین تو ہے ہی، ہر چیز جو دنیا میں موجود ہے چاہے اس کا علم ہمیں ہے یا نہیں، وہ خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ ہے اور پھر انسان پر اس ربّ العالمین کا یہ احسان ہے کہ جو چیزیں بھی خدا تعالیٰ نے پیدا کی ہیں اس کو اشرف المخلوقات کے لئے فائدہ مند بنایا تاکہ وہ ان سے فائدہ اٹھا سکے۔ اور جوں جوں دنیا تحقیق کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی مختلف قسم کی پیدائش کے بارہ میں علم حاصل کر رہی ہے اس میں انسانی فوائد واضح طور پر نظر آتے چلے جا رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کی ان تمام پیدا کی ہوئی چیزوں کا ذکر کرکے فرمایا کہ یہ چیزیں انسان کو اس بات کی طرف متوجہ کرنے والی ہونی چاہئیں کہ جس خدا نے انسان پر اس قدر شفقت فرماتے ہوئے بے شمار چیزیں انسان کے لئے پیدا کی ہیں اور پھر انہیں انسان کے زیر بھی کیا ہے تاکہ وہ ان سے فائدہ حاصل کرسکے تو پھر اُس خدا میں یہ طاقت بھی ہے کہ اپنے بندوں کے فائدہ کے لئے آئندہ بھی مزید ایسی چیزیں پیدا کرسکے جو اس کے لئے نفع رساں ہوں یا موجود چیزوں کے چھپے ہوئے خواص ظاہر کرکے انہیں انسانوں کے لئے فائدہ مند بنا دے۔ پس جب اس ربّ العالمین کی انسانوں پر اس قدر مہربانی ہے تو کس قدر انسان کو اس کا شکرگزار ہونا چاہئے اور اس کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دینی چاہئے اور شرک سے اپنے آپ کو کلیتًا پاک کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرنی چاہئے۔

قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے مختلف جگہوں پر یہ ذکر فرمایا کہ تمہارے فائدے اور نفع کے لئے مَیں

نے بے شمار چیزیں پیدا کی ہیں۔ جب بھی ان چیزوں سے فیض اٹھانے کی کوشش کرو تو ہمیشہ ذہن میں رکھو کہ ان چیزوں کے پیدا کرنے والی صرف میری ذات ہے اور نہ صرف پیدا کرنے والی ہے بلکہ دنیا کی ہر چیز کا قائم رکھنا اور اس کا کنٹرول بھی خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور جب یہ سب کچھ اس بالا ہستی کے ہاتھ میں ہے جو ربّ العالمین ہے، جو رحمان ہے، اپنی رحمانیت سے لوگوں کو فیضیاب کرتا ہے اور پھر ربوبیت کے تحت جو محنت کرنے والے ہیں وہ اس سے بھی بڑھ کر اس کی پیدائش سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تو ایسے خدا کے علاوہ کسی اَور خدا کی طرف دیکھنا انتہائی بے وقوفی ہوگی۔ پس ایسا خدا ہی عبادت کے لائق خدا ہے جو ربّ بھی ہے، رحمان بھی ہے، رحیم بھی ہے اور بے شمار دوسری صفات کا مالک ہے۔

قرآن میں ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَالنَّہَارِ وَالۡفُلۡکِ الَّتِیۡ تَجۡرِیۡ فِی الۡبَحۡرِ بِمَا یَنۡفَعُ النَّاسَ وَمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ مَّآءٍ فَاَحۡیَا بِہِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِہَا وَبَثَّ فِیۡہَا مِنۡ کُلِّ دَآبَّۃٍ وَّتَصۡرِیۡفِ الرِّیٰحِ وَالسَّحَابِ الۡمُسَخَّرِ بَیۡنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ (البقرۃ: 165) کہ یقیناً آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے ادلنے بدلنے میں اور ان کشتیوں میں جو سمندر میں اُس سامان کے ساتھ چلتی ہیں جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے اور اس پانی میں جو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے اتارا ہے پھر اس کے ذریعہ سے زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کر دیا اور اس میں ہر قسم کے چلنے پھرنے والے جاندار پھیلائے اور اسی طرح ہواؤں کے رخ بدل بدل کر چلانے میں اور بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان مسخر ہیں عقل کرنے والی قوم کے لئے نشانات ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انسان پر اپنے چند احسانوں کا ذکر کر کے فرمایا ہے کہ اگر تمہیں عقل ہو تو کبھی ادھر ادھر نہ بھٹکتے پھرو بلکہ خدا تعالیٰ کی ہر پیدائش جس سے تم فائدہ حاصل کر رہے ہو وہ تمہیں خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے والا بنانے والی ہو۔

اس آیت سے پہلی آیت میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاِلٰـہُکُمۡ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِیۡمُ (البقرۃ: 164)۔ پس تمہارا معبود اپنی ذات میں ایک معبود ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ بے انتہا رحم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ وہ بن مانگے رحم کرتے ہوئے اپنی نعمتیں عطا کرتا ہے اور جب انسان شکر گزار ہوتے ہوئے اُن نعمتوں سے فائدہ اٹھاتا ہے تو پھر ایسا انسان اللہ تعالیٰ کے انعاموں کا وارث بنتا چلا جاتا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمانیت کے بعض جلووں کا اظہار کیا ہے۔

پہلی آیت جو مَیں نے پڑھی تھی کہ آسمان اور زمین کی جو پیدائش ہے وہ بھی میرے انعاموں میں سے ایک انعام ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو یونہی بے فائدہ نہیں کہ بنا دیا بلکہ ہماری زمین اور اس سے متعلقہ سیارے چاند، سورج وغیرہ اور ان میں موجود جو گیسز (Gases) ہیں، فضا میں، ہوا ہے یہ سب کچھ جو ہیں یہ انسان کے فائدہ کے لئے ہیں اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباس میں مَیں نے بتایا تھا زمین پر بھی بے شمار عالم موجود ہیں۔ کئی قسم کی مخلوق ہے یعنی ان تمام چیزوں کی اپنی ہی ایک دنیا ہے۔ یہ سب چیزیں انسان کے فائدہ کے لئے ہیں۔ پھر رات اور دن کا ادلنا بدلنا ہے۔ چوبیس گھنٹے میں رات اور دن کے مختلف اوقات ہیں۔ یہ انسانی زندگی کی یکسانیت کو دُور کرنے کے لئے بھی ضروری ہیں اور آرام اور کام کے مواقع پیدا کرنے کے لئے بھی ضروری ہیں۔ پھر سمندر ہیں جن کا ایک فائدہ تو یہ ہے کہ اس میں کشتیاں چلتی ہیں جو سواریوں کو بھی اور سامانوں کو بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ تک لے جاتی ہیں۔ آج بھی اللہ تعالیٰ کی اس نعمت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ زیادہ تر تجارتی سامان انہی کشتیوں اور جہازوں کے ذریعہ سے ہی ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچتا ہے۔ پھر ان سمندروں کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس کے پانی کو خدا تعالیٰ بادلوں کی شکل میں لا کر پھر انسان کی زندگی کے سامان پیدا فرماتا ہے۔ انسانوں اور حیوانوں کی خوراک کا انحصار بھی اس پانی پر ہے۔ اگر یہ پانی نہ ہو تو زراعت کا سوال ہی نہیں۔ ذرا سی بارشوں میں کمی ہو جائے تو شور پڑ جاتا ہے اور اگر لمبا عرصہ بارشیں نہ ہوں تو قحط سالی کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس صورت حال کو، پانی کی اہمیت کو، سورۃ الملک میں یوں بیان فرماتا ہے کہ قُلۡ اَرَءَیۡتُمۡ اِنۡ اَصۡبَحَ مَآؤُکُمۡ غَوۡرًا فَمَنۡ یَّاۡتِیۡکُمۡ بِمَآءٍ مَّعِیۡنٍ (الملک: 31)۔ تو کہہ دے کہ مجھے بتاؤ کہ اگر تمہارا پانی زمین کی گہرائی میں غائب ہو جائے تو بہنے والا پانی تمہارے لئے خدا کے سوا کون لائے گا۔ پس زمین کا پانی اس وقت زندگی بخشتا ہے جب خدا تعالیٰ کا پانی آسمان سے اترتا ہے۔ پھر ہواؤں کے اثرات بھی انسانی زندگی پر پڑتے ہیں، نباتات پر پڑتے ہیں۔ ہمارے جو زمیندار ہیں وہ جانتے ہیں اور یہاں پاکستان، ہندوستان اور دوسرے ملکوں میں بھی جو اتنے ترقی یافتہ نہیں اکثر یہ باتیں مشہور ہوتی ہیں کہ ہوا کے جو رخ ہیں وہ فصلوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ اس طرف سے ہوا چلے تو فصل کو یہ فائدہ ہوگا۔ ٹھنڈی ہوائیں اس وقت میں اگر فلاں فصل کو فائدہ پہنچا رہی ہوتی ہیں تو دوسرے وقت میں وہی نقصان پہنچا رہی ہوتی ہیں۔ تو یہ سب کچھ جو خدا تعالیٰ نے بنایا ہے اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ یہ کوئی اتفاق نہیں بلکہ میری ہستی کا ثبوت ہیں۔ اس لئے کائنات پر اور زمین و آسمان کی بناوٹ پر اور رات دن کے ادلنے بدلنے پر اور موسموں کے تغیر پر غور کر کے انسان کو یقیناً خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین پیدا ہوتا ہے اور ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بیان کر کے اعلان فرمایا کہ نہ صرف مَیں نے یہ سب چیزیں پیدا کی ہیں بلکہ ان کا نگران بھی مَیں ہی ہوں اور جہاں رحمانیت کے جلوے دکھاتے ہوئے عمومی طور پر اپنی پیدائش سے دنیا کو فائدہ پہنچاتا ہوں وہاں رحیمیت کے تحت غیر معمولی نشان بھی دکھلاتا ہوں۔ ایک دفعہ مکّہ میں سات سال تک قحط کا سماں رہا۔ بہت لمبا عرصہ قحط پڑا رہا اور حالت یہاں تک آ گئی کہ لوگ چمڑے اور ہڈیاں تک کھانے پر مجبور ہو گئے۔ تو اس وقت آنحضرتﷺ کی خدمت میں جب سردار مکّہ نے حاضر ہو کر مدد اور دعا کی درخواست کی تو آپؐ نے جو اللہ تعالیٰ کی صفات کے سب سے بڑے پر تو تھے دعا کی، تو تب جا کے حجاز کی جو یہ خشک سالی تھی دور ہوئی اور ان کو کھانے کو ملا۔ پھر ایک مرتبہ مدینہ کے لوگوں نے بارش کے لئے دُعا کی درخواست کی۔ آپؐ نے دعا کی تو اچانک بادل نمودار ہوئے اور بارش برسنی شروع ہوگئی اور برستی چلی گئی۔ یہاں تک کہ صحابہؓ نے پھر ایک ہفتہ کے بعد آ کر آپ کی خدمت میں بارش رکنے کی دعا کی درخواست کی۔ پھر آپؐ نے دعا کی کہ اے اللہ تعالیٰ! ہمارے اردگرد بارش برسا اور ہمارے اوپر نہ برسا کیونکہ مکان گرنے شروع ہو گئے ہیں۔ جہاں فائدہ مند ہے وہاں برسا۔ تو پھر اُس قادر خدا نے اس دعا کو اپنے فضل سے قبول فرمایا۔ پھر آپﷺ کی اُمّت میں ایسے نفع رساں وجود بھی خدا تعالیٰ نے پیدا کئے جن کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے اپنی خدائی کا ثبوت دیتے ہوئے لوگوں کے فائدے کے سامان پیدا فرمائے۔ اور اس زمانہ میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی ایسے کئی واقعات سے بھری پڑی ہے کہ جہاں آپؑ کی دعاؤں سے لوگوں کو فائدہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ جو اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں کو مَیں نے تمہارے لئے مسخر کیا ہے یعنی تمہاری خدمت پر لگایا ہوا ہے اس کو دیکھ کر تمہارے ایمانوں میں ترقی ہونی چاہئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس ظاہری یا دنیاوی مثال اور مادی مثال کو روحانی نظام پر بھی منطبق فرمایا ہے۔ بلکہ روحانی نظام تو اس سے بھی زیادہ وسیع تر ہے۔ کیونکہ اس دنیا کے فائدے اور نفع یہیں رہ جانے ہیں۔ لیکن روحانیت کے کمائے ہوئے فائدے اخروی زندگی میں کام آنے والے ہیں۔

پس ایک مومن آسمان اور زمین کی پیدائش کو صرف اس دنیا کے فوائد کے حصول کا ذریعہ نہیں سمجھتا بلکہ ان پر غور کر کے خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور اس پر یقین اور آخرت پر ایمان میں اَور بھی مضبوط تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ پھر جس طرح رات اور دن کے انسانی زندگی پر اور ضروریات پر ظاہری اثرات اور فوائد ہیں اسی طرح رات اور دن کی مثال دے کر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں روحانی طور پر بھی اندھیرے کے بعد روشنی کے سامان پیدا کرتا ہوں جس سے روحانی ظلمتیں ختم ہو جاتی ہیں اور اپنے فرشتوں اور انبیاء اور مامورین کے ذریعہ ان ظلمتوں کو دُور کرنے کے لئے سامان مہیا کرتا ہوں اور کسی زمانہ میں بھی اس نُور اور روشنی کو ظاہر کرنے سے خدا تعالیٰ نے لاتعلقی کا اظہار نہیں کیا اور لاتعلق نہیں رہا۔ بلکہ ہر زمانہ میں وہ اپنا نور اور روشنی دیتا رہا ہے۔ اس زمانہ میں بھی اپنے وعدے کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا، جنہوں نے پھر نئے سرے سے ہمیں اسلام کے نور سے روشناس کرایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جس طرح مادی دنیا میں انسان کی بہتری کے لئے کشتیوں کے ذریعہ سے محفوظ طریقے پر نقل و حمل کے ذرائع پیدا فرمائے ہیں اسی طرح روحانی دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو بھیجتا ہے جو روحانی کشتیاں تیار کرتے ہیں جو بلاؤں اور آفات کے سمندر میں اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں اور ان کے ماننے والوں کو منزل مقصود تک پہنچاتی ہیں۔ اور وہ منزل مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا اور دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ احسان کبھی بھی اور کسی زمانہ میں بھی اپنے بندوں پر ختم نہیں ہوا۔ جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے بیان کیا ہے۔ جب بھی خدا تعالیٰ ظَہَرَ الۡفَسَادُ فِی الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ (الروم: 42) کی حالت دیکھتا ہے۔ اس دنیا میں فتنہ و فساد کے حالات دیکھتا ہے اور جب یہ حد سے بڑھنے لگتے ہیں تو اپنے بندوں کو، اپنی مخلوق کو اس سے بچانے کے لئے اپنے چنیدہ بندے بھیجتا ہے جو ایک کشتی تیار کرتے ہیں، جو ان کے ماننے والوں کو محفوظ طور پر طوفان سے نکال کے لے جاتی ہے اور آج یہ کشتی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بنائی ہوئی کشتی ہے اور اس میں سوار وہی لوگ شمار ہوں گے جو اس کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ یا حق ادا کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں گے اور اس کے حق کے لئے کہ کس طرح حق ادا کرنا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کشتی نوح کے نام سے ایک کتاب تحریر فرمائی تھی جس میں آپؑ کے زمانہ میں جب طاعون کی وبا پھوٹی تو اس سے بچنے کا روحانی علاج بتایا۔ آپؑ اس کتاب میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

’’اور اگر یہ سوال ہو کہ وہ تعلیم کیا ہے کہ جس کی پوری پابندی طاعون کے حملے سے بچا سکتی ہے تو مَیں بطور مختصر چند سطریں نیچے لکھ دیتا ہوں‘‘۔ (کشتیٔ نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 10)

اور پھر آپؑ نے اس کتاب میں تعلیم کے نام سے ایک تفصیل بیان فرمائی جس میں آپؑ نے ہمیں ہوشیار کرتے ہوئے یہ فرمایا کہ ’’صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے جب تک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو‘‘۔ (کشتیٔ نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 10) (یعنی پورے پکے دل کے ارادے سے اس پر عمل کرنے کی کوشش ہو)۔ اور یہ کہ ’’یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے۔ ظاہر کچھ چیز نہیں۔ خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا‘‘۔ (کشتیٔ نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18) پھر آپؑ فرماتے ہیں ’’تم خدا کی آخری جماعت ہو۔ سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو‘‘۔

بہرحال یہ خلاصتاً مَیں نے چند باتیں بیان کی ہیں۔ اس کتاب میں آپؑ نے وہ معیار بتائے ہیں جن

کوحاصل کرنے کی کوشش کر کے ایک انسان، ایک مومن، ایک احمدی، اس کشتی میں اپنے آپ کو محفوظ کر سکتا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زندگیاں اس تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے تا کہ ہم زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے امام الزمان کی باتوں سے، ان کی تعلیم سے فیض اٹھانے والے ہوں۔

آج بھی دنیا آفات میں گھری ہوئی ہے۔ نئی سے نئی بیماریاں آج کل پیدا ہو رہی ہیں۔ ابھی پچھلے دنوں میں ہی ایک نئی وبا اٹھی ہے جسے Swine Flue کہتے ہیں۔ تو یہ سب باتیں، دنیا میں یہ آفات اور بلائیں ہمیں دعوت فکر دے رہی ہیں، سوچنے پر مجبور کر رہی ہیں کہ ہم اپنی حالتوں کے جائزے لیتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور اس کے بھیجے ہوئے زمانہ کے امام کے حکموں اور تعلیم پر عمل کرنے والے بننے اور کوشش کرنے والے ہوں۔ اور جب ہم ایک توجہ سے یہ کوشش کریں گے تو پھر ہر اس روحانی پانی سے فیض پائیں گے جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَاَحْیَابِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا (البقرۃ: 165) کہ اس کے ذریعہ سے ہم نے زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کر دیا۔ جس طرح مادی دنیا میں بارشوں سے زمین اپنی روئیدگی ظاہر کرتی ہے۔ اسی طرح روحانی بارشوں سے جو اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں اور ماموروں کے ذریعہ بھیجتا ہے ایک نئی زندگی پیدا ہوتی ہے۔ لیکن اس پانی سے وہی لوگ فیض پاتے ہیں یا فیض پا سکتے ہیں جن میں اچھی زمین کی طرح اس سے فائدہ اٹھانے کی صلاحیت ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تو روحانی روئیدگی اور زندگی کے لئے فیض عام کے تحت پانی اتارا ہے لیکن اس کو جذب کر کے اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے دلوں کی زرخیزی ضروری ہے۔

آنحضرت ﷺ نے اس کے لئے ایک حدیث میں ایک مثال بیان فرمائی ہے۔ فرمایا کہ دنیا میں تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ کچھ ایسے جن کی مثال اچھی زمین کی طرح ہے جو نرم ہو اور اپنے اندر پانی جذب کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو۔ اور پھر ایسی زمین سے جو پانی اپنے اندر جذب کرتی ہے یا اس سے فائدہ اٹھاتی ہے اچھی کھیتی بھی اسی سے اُگتی ہے۔ پانی کو جذب کرتی ہے پھر اچھی کھیتی اگانے کے لئے اس پانی کو استعمال کرتی ہے۔ ایسی زمین پر جب بارش پڑتی ہے تو اس کو جذب کر کے اپنی نمو بڑھاتی ہے اور اس سے فصل بھی اچھی ہوتی ہے جو دوسروں کو خوراک مہیا کر کے ان کو فائدہ پہنچاتی ہے۔

دوسری قسم کی زمین آپؐ نے فرمایا وہ ہے جو سخت ہوتی ہے۔ پانی کو جذب تو نہیں کر سکتی لیکن پانی اپنے اندر جمع کر لیتی ہے۔ جیسے تالاب وغیرہ ہیں۔ اس پانی سے براہ راست تو اس زمین کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ کوئی چیز اس سے پیدا نہیں ہو رہی ہوتی۔ لیکن اس پانی سے جو وہاں جمع ہو جاتا ہے جانور پینے کے لئے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ انسان بھی پینے کے لئے فائدہ اٹھاتے ہیں اور پینے کے علاوہ کھیتی باڑی کے لئے بھی یہ پانی استعمال ہو رہا ہوتا ہے۔

پھر فرمایا کہ تیسری قسم کی زمین وہ ہے جو سخت پتھریلی ہوتی ہے۔ مسطح ہوتی ہے۔ ہموار ہوتی ہے یا ایسی ڈھلوان ہوتی ہے کہ جس سے پانی بہ جائے۔ کوئی اس میں گڑھا نہیں ہوتا۔ وہ پانی کو نہ اپنے اندر جذب کرتی ہے نہ اس میں پانی کھڑا ہوتا ہے۔ تو ایسی زمین جو ہے وہ پانی سے نہ خود فیض پاتی ہے نہ اپنے اندر روک کر دوسروں کو اس سے فیض پہنچ رہا ہوتا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پہلی طرح کی جو زمین ہے جو پانی جذب کر کے پھر اپنی فصلیں پیدا کر کے فائدہ پہنچاتی ہے اس کی مثال اس عالم کی طرح، اس شخص کی طرح ہے جو نہ صرف خود دین حاصل کرتا ہے، علم حاصل کرتا ہے بلکہ دوسروں کو بھی اس علم اور دین سے جو اس نے حاصل کیا ہو فائدہ اور فیض پہنچاتا ہے۔ اور فرمایا کہ تیسری قسم کا آدمی اس پتھریلی زمین کی طرح ہے جس پر نہ پانی ٹھہرتا ہے اور نہ جس میں جذب ہوتا ہے۔ روحانی بارش نہ اس کو کچھ فیض پہنچاتی ہے نہ دوسرے اس سے کوئی فائدہ حاصل کر رہے ہوتے ہیں۔ اور دوسری قسم کی زمین کی مثال آپؐ نے بیان نہیں فرمائی لیکن اس کے پانی کی پہلی مثال دینے سے ظاہر ہے کہ اس کا یہی مطلب ہے جو اس کی وضاحت میں پہلے بیان فرمایا کہ ایسے تالاب جو خود تو ان علوم سے فائدہ نہیں اٹھا رہے ہوتے لیکن دوسروں کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ ایسا شخص جو دین اور علم تو سیکھتا ہے لیکن خود اس پر عمل نہیں کرتا لیکن جو علم اور دین اس نے سیکھا ہے دوسروں کو سکھاتا ہے اور اس کے سکھانے سے بعض نیک فطرت اس پر عمل کرنے لگ جاتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ جب اپنے مامور بھیجتا ہے تو ان کے روحانی پانی سے یہی تین قسم کے گروہ ہیں جو سامنے آتے ہیں۔ پس ایک حقیقی مومن کو چاہئے کہ پہلی قسم میں شامل ہونے کی کوشش کرے۔ خود بھی فائدہ اٹھائے اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے کی طرف توجہ دے۔ اپنی نسلوں میں بھی، اپنے ماحول میں بھی، ایسی فصلیں لگائیں جو انسانیت کو فیض پہنچانے والی ہوں۔ تبھی ''اَلنَّافِع'' خدا کے فضلوں سے حقیقی رنگ میں ہم فائدہ اٹھانے والے ہوں گے، فیض حاصل کرنے والے بن سکیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ اور ہر قسم کے چلنے پھرنے والے جانور پھیلائے۔ یہ بھی تمہارے لئے نفع (کا موجب ہے)۔ جانوروں کا پھیلانا بھی اللہ تعالیٰ کے احسانوں میں سے ایک احسان ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مختلف جگہوں میں ذکر فرمایا ہے۔ جیسے فرماتا ہے کہ وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ۔ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ (النحل 6-7) کہ مویشیوں کو بھی اس نے پیدا کیا تمہارے لئے ان میں گرمی حاصل کرنے کے سامان ہیں اور بہت سے فوائد ہیں اور ان میں سے بعض کو تم کھاتے بھی ہو اور تمہارے لئے ان میں خوبصورتی ہے جب تم ان کو شام کو چرا کر لاتے ہو اور جب تم انہیں چرنے کے لئے کھلا چھوڑ دیتے ہو۔

پھر ان جانوروں کے ذریعے سے انسان ان کا گوشت استعمال کر کے، اُن کی اُون استعمال کر کے، ان کی کھال استعمال کر کے فائدہ اٹھاتا ہے بلکہ بعض دفعہ ان جانوروں کی ہڈیاں تک استعمال ہو جاتی ہیں۔ پھر یہ دولت کمانے کا ذریعہ بھی ہیں۔ جانور پالے جاتے ہیں۔ لوگ تجارت کرتے ہیں۔

پہلی آیت جو سورۃ البقرہ کی مَیں نے پہلے پڑھی تھی، اس کی وضاحت مَیں کر رہا ہوں۔ اس میں دَآبَّہ کا لفظ ہے اور یہاں **اَنْعَام** کا لفظ ہے۔ اَنْعَام کہتے ہیں چارپایوں کو۔ لیکن قرآن کریم میں ہی دَآبَّہ چارپایوں کے لئے، ہر قسم کے جانوروں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ پس دَآبَّہ سے مراد ہر قسم کے جانور ہیں۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ (النحل:62) کہ اگر اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہوتی کہ لوگوں کو ان کے ارتکاب جرم پر فوراً پکڑ لیتا اور توبہ کے لئے مہلت نہ دیتا تو زمین میں کسی جاندار کو زندہ نہ چھوڑتا۔

پس اللہ تعالیٰ چونکہ فوری سزا نہیں دینا چاہتا۔ یہ اس کا طریق نہیں کہ فوری سزا دے۔ اس لئے اس نے اس کے نفع کے لئے یہ تمام قسم کے جو جانور ہیں زمین میں چھوڑے ہیں۔ جن میں چھوٹے چھوٹے حشرات بھی اور بڑے جانور بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ زمین کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کر کے اس میں ہر قسم کے جانور پھیلانے کی مثال دے کر فرماتا ہے کہ اس زندگی میں جو زمین میں ہے جانوروں کا بہت بڑا کردار ہے۔ کیونکہ فرمایا کہ اگر زندگی ختم کرنی ہو تو صرف یہاں کے جو باقی حیوان ہیں ان کو ختم کر دوں تو انسان کی زندگی ختم ہو جائے گی۔ پس اسی طرح فرمایا کہ روحانی دنیا میں بھی دابّہ ہیں اور وہ ایسے مومن ہیں جو روحانی پانی سے فیض یاب ہو کر پھر زمین کی رونق قائم کرتے ہیں اور کثرت سے دنیا میں پھیل کر اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پہنچاتے ہیں۔

پس مامورین کی جماعت کی یہ ایک اہم ذمہ داری لگا دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پھیلا کر اس دنیا کی زندگی اور رونق کے سامان پیدا کریں۔

پھر ہواؤں کے بارے میں فرمایا کہ ہواؤں کو مومنوں کے لئے مسخر کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ روحانی دنیا میں بھی اسی طرح ہوتا ہے تا کہ روحانی ہواؤں سے دنیا کو فیض پہنچ سکے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کی ہوائیں ساری دنیا میں چلاتا ہے اور ان سے اپنے مامورین کی اور ان کی جماعت کی مدد بھی فرماتا ہے۔ اگر مخالفت کی آندھیاں آتی ہیں تو ان کے نقصان سے اللہ تعالیٰ بچا لیتا ہے، مومنین کے حق میں مسخر کر دیتا ہے۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ہی دیکھ لیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی سے لے کر آج تک اللہ تعالیٰ خود اپنے فضل سے مخالف ہواؤں کے رخ بدل رہا ہے۔ اور نہ صرف رخ بدلتا ہے بلکہ ایسی ہوائیں چلاتا ہے جو سعید دلوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کی طرف مائل کرتی ہیں۔ مَیں اکثر ذکر کرتا ہوں کہ روزانہ کی ڈاک میں کئی دفعہ ایسے خط ہوتے ہیں جن میں یہ ذکر ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو احمدیت کے پیغام کے ٹھنڈے جھونکے خود خدا تعالیٰ کی طرف سے پہنچتے ہیں اور خاص طور پر عربوں میں۔ عربوں کا تو ویسے بھی عربی زبان کی فصاحت کی وجہ سے اور دوسرے اپنے مزاج کی وجہ سے جو شاید زبان کی وجہ سے ہی ہو، ان کا بیان ایسا ہوتا ہے، اپنی باتوں کا جب وہ ذکر کر رہے ہوتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کی راہنمائی کی تو ٹھنڈی ہواؤں کی مثالیں دیتے ہیں۔ تو یہ ہیں اللہ تعالیٰ کے کام کہ بارشیں اور ہوائیں مومنوں کی تائید میں بھیجتا ہے۔ پس یہ ہمارا اَلنَّافِع خدا ہے جو ہر آن ہمیں نفع پہنچاتا چلا جا رہا ہے اور آج اس خدا کی جو ربّ العالمین ہے جس نے اس زمانہ میں اپنے روحانی فیض جاری رکھنے کے لئے اپنا مامور بھیجا ہے اس کی جماعت میں ہم شامل ہیں۔ ہمارے مخالفین پہلے تو سختی سے ہمارے راستے روکنے اور دشمنیاں اپنی انتہا تک پہنچانے کی کوشش کرتے تھے جس کے جواب میں ہم فیض رساں بنتے ہوئے ان کو وہ روحانی پھل اور فصلیں بھیجنے کی کوشش کرتے تھے جن سے وہ فائدہ اٹھا سکیں اور آج بھی کر رہے ہیں۔ اور ان کے حق میں آنحضرت ﷺ کی یہ دعا پہلے بھی کرتے تھے، آج بھی کرتے ہیں کہ اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ تو اللہ تعالیٰ ان کی ہدایت کے سامان پیدا فرمائے۔ لیکن ان لوگوں نے اب ایک اور طریق بھی اختیار کیا ہے۔ پہلے کم تھا اب زیادہ ہو گیا ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ احمدیو! احمدی تو نہیں کہتے بلکہ کہتے ہیں قادیانیو! مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انکار کر کے ہمارے پاس آ جاؤ تو ہم تمہیں گلے لگائیں گے۔ گویا ''اَلنَّافِع'' خدا کے مامور کی جماعت کو چھوڑ کر ہم میں شامل ہو جاؤ جہاں سوائے فتنہ اور فساد کے اور کچھ نہیں۔ ایک طرف اُمّت میں ہونے کا دعویٰ ہے

M/S ALLIA EARTH MOVERS

AEM

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

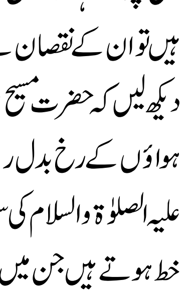

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

اور دوسری طرف اُمتیوں کی گردنیں کاٹی جارہی ہیں۔ بہر حال ہمیں تو خدا تعالیٰ نے نہ صرف ہدایت دی ہے بلکہ قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ ایسے لوگوں کو جواب دو کہ اصل ہدایت وہی ہے جو ہمارے پاس ہے نہ کہ تمہارے پاس۔ اس لئے تم بھی اگر فتنہ وفساد سے بچنا چاہتے ہو تو اس مہدی کی پیروی کرو جسے خدا تعالیٰ نے بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے قُلْ اَنَدْعُوا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَنْفَعُنَا وَلَا یَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰی اَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ ھَدَانَا اللّٰہُ كَالَّذِیْ اسْتَھْوَتْہُ الشَّیَاطِیْنُ فِی الْاَرْضِ حَیْرَانَ لَہٗ اَصْحَابٌ یَّدْعُوْنَہٗ اِلَی الْھُدَی ائْتِنَا ۔قُلْ اِنَّ ھُدَی اللّٰہِ ھُوَ الْھُدٰی۔ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ(سورہ الانعام آیات 72) کہ تُو پوچھ کیا ہم اللہ تعالیٰ کے سوا اس کو پکاریں جو نہ ہمیں فائدہ پہنچا سکتا ہے نہ نقصان۔ اور کیا بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت دے دی ہے ہم ایک ایسے شخص کی طرف اپنی ایڑیوں کے بل پھرا دیئے جائیں جسے شیطان نے حواس باختہ کر کے زمین میں حیران وسرگردان چھوڑ دیا ہو۔ اس کے ایسے دوست ہیں جو اسے ہدایت کی طرف بلاتے ہوئے پکاریں کہ ہمارے پاس آ۔ تو کہہ دے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہدایت ہی اصل ہدایت ہے اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم ربّ العالمین کے فرمانبردار ہو جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس حصہ آیت کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ قُلْ اِنَّ ھُدَی اللّٰہِ ھُوَ الْھُدٰی فرماتے ہیں:۔"ان کو کہہ دے کہ تمہارے خیالات کیا چیزیں ہیں۔ ہدایت وہی ہے جو خدا تعالی براہ راست آپ دیتا ہے۔ ورنہ انسان اپنے غلط اجتہادات سے کتاب اللہ کے معنی بگاڑ دیتا ہے اور کچھ کا کچھ سمجھ لیتا ہے۔ وہ خدا ہی ہے جو غلطی نہیں کھاتا۔ لہٰذا ہدایت اسی کی ہدایت ہے۔ اپنے خیالی معنے بھروسے کے لائق نہیں"۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام (سورۃ الانعام آیت72)۔ جلد دوم صفحہ478)

اور یہی حقیقی ہدایت اور اسلام کی تعلیم ہے۔ یہ ہے وہ چیز جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں توجہ دلائی ہے۔ اب اس ہدایت کو چھوڑ کر ہم ان لوگوں کے پیچھے چلے جائیں جو آج تک قرآن کریم کی آیات کے ناسخ اور منسوخ کے چکروں میں پڑے ہوئے ہیں۔ یا پہلے تو چودھویں صدی کا انتظار کرتے رہے کہ مسیح اور مہدی آئے گا اور پھر صدی لمبی ہوگئی اور صدی گزرنے کے بعد بھی آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے انکار پر مصر ہیں۔ یا جو ایک دوسرے پر ایک ہی کتاب اور ایک ہی رسول کے ماننے والے ہونے کے باوجود کفر کے فتوے دے رہے ہیں۔ پس ہم نے تو اس اللہ تعالیٰ کا فہم اس مسیح ومہدی سے پایا ہے جس نے آنحضرت ﷺ کو آخری شرعی نبی بنا کر بھیجا ہے اور جس نے آپؐ پر قرآن کریم جیسی عظیم کتاب نازل فرمائی ہے جو تمام ہدایتوں کا سرچشمہ ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ فہم ہمیں اس زمانے کے امام، مسیح اور مہدی نے عطا کیا ہے۔ پس اس زمانہ میں جب اللہ تعالیٰ نے ہماری ہدایت کے لئے ہمیں نفع پہنچانے کے لئے، ہمارے فائدہ کے لئے آنحضرت ﷺ کی بعثت ثانی فرمائی ہے تو پھر ہمیں کیا ضرورت ہے کہ اس خدا کو چھوڑ کر ہم اس کے علاوہ کسی اور خدا کو ماننے والے بنیں۔ اگر آج ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ کے بارے میں شک میں پڑیں تو پھر ہم ان تائیدات ارضی اور سماوی کو کیا کہیں گے جو خدا تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کے حق میں پوری فرمائیں اور آج تک اپنے وعدہ کے موافق پوری فرماتا چلا جارہا ہے۔ اپنے وعدہ کے موافق نشانات دکھلاتا چلا جارہا ہے۔ اگر یہ کسی بندے کا کام ہوتا تو گزشتہ ایک سو بیس سال سے احمدیت کو ختم کرنے کی جو ممکنہ انسانی کوششیں ہوسکتی تھیں دشمنان احمدیت نے کیں۔ لیکن ہمارا خدا ہمیں ہمیشہ ترقیات کی نئی منزلیں دکھاتا چلا گیا اور اپنے مخالفین کو ہم نے ہمیشہ حواس باختہ ہی دیکھا ہے اور ان کی حالتیں دیکھ کر ہمارے ایمان اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے مامور اور آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق پر اور بھی پختہ ہوئے ہیں۔ پس ہمیں دعوت دینے کی بجائے آؤ اور اس مسیح ومہدی کی جماعت میں داخل ہو جاؤ اسی میں تمہاری بقا ہے اور اسی میں تمام دنیا کی بقا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پیش کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں فیضی ساکن بھیں کا تذکرہ ہو رہا تھا جس نے اعجاز المسیح کا جواب لکھنا چاہا تھا اور اس میں وہ کامیاب نہیں ہوسکا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اٹھالیا۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مجلس میں فرمایا۔

"یہ کس قدر زبردست نشان ہے خدا کی طرف سے ہماری تصدیق اور تائید میں کیونکہ قرآن شریف میں آیا ہے وَاَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْكُثُ فِی الْاَرْضِ (الرعد: 18)" (کہ جو انسانوں کو فائدہ پہنچاتا ہے وہ زمین میں ٹھہر جاتا ہے۔ فرمایا کہ) "اب سوال یہ ہوتا ہے کہ اگر یہ سلسلہ جیسا کہ ہمارے مخالف مشہور کرتے ہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں تھا تو چاہئے تھا کہ فیضی نے جو لوگوں کی نفع رسانی کا کام شروع کیا تھا اس میں اس کی تائید کی جاتی لیکن اس طرح پر اس کا جوانا مرگ ہو جانا صاف ثابت کرتا ہے"۔ (جوانی میں فوت ہوگیا۔) "صاف ثابت کرتا ہے کہ اس سلسلہ کی مخالفت کے لئے قلم اٹھانا لوگوں کی نفع رسانی کا کام نہ تھا۔ کم از کم ہمارے مخالفوں کو بھی اتنا تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس کی نیت نیک نہ تھی، ورنہ کیا وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس کی تائید نہ کی اور اس کو مہلت نہ ملی کہ اس کو تمام کر لیتا" (یعنی کام کو پورا کر لیتا)۔

فرمایا: "میرے اپنے الہام میں بھی یہی ہے وَاَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْكُثُ فِی الْاَرْضِ۔ تیس برس سے زیادہ عرصہ ہوا جب مَیں تپ سے سخت بیمار ہوا۔ اس قدر شدید تپ مجھے چڑھی ہوئی تھی" (بخار چڑھا ہوا تھا) "کہ گویا بہت سے انگارے سینے پر رکھے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ اس اثناء میں مجھے الہام ہوا۔ وَاَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْكُثُ فِی الْاَرْضِ یہ جو اعتراض کیا جاتا ہے کہ بعض مخالف اسلام بھی لمبی عمر حاصل کرتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟" فرمایا کہ "میرے نزدیک اس کا سبب یہ ہے کہ اُن کا وجود بھی بعض رنگ میں مفید ہی ہوتا ہے۔ دیکھو ابوجہل بدر کی جنگ تک زندہ رہا۔ اصل بات یہ ہے کہ اگر مخالف اعتراض نہ کرتے تو قرآن شریف کے تیس سپارے کہاں سے آتے"۔ (اعتراض ہوتے رہے اور اللہ تعالیٰ بعض دفعہ اعتراضوں کی وجہ سے بھی احکامات بھیجتا رہا۔) فرمایا کہ "جس کے وجود کو اللہ تعالیٰ مفید سمجھتا ہے اسے مہلت دیتا ہے۔ ہمارے مخالف بھی جو زندہ ہیں۔ وہ مخالفت کرتے ہیں۔ ان کے وجود سے بھی یہ فائدہ پہنچتا ہے کہ خدا تعالیٰ قرآن شریف کے حقائق و معارف عطا کرتا ہے"۔ (یعنی مخالفت بڑھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کے حقائق اور معارف عطا کرتا ہے)۔ فرمایا: "اب اگر مہر علی شاہ اتنا شور نہ مچاتا تو نزول مسیح کیسے لکھا جاتا"۔ (نزول مسیح کتاب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھی ہے)۔ پھر فرمایا "اس طرح پر جو دوسرے مذاہب باقی ہیں ان کے بقا کا بھی یہی باعث ہے تا کہ اسلام کے اصولوں کی خوبی اور حسن ظاہر ہو"۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ232-233)

دنیا میں دوسرے مذاہب باقی ہیں وہ باقی رہیں گے تو پھر مذاہب کا اصل موازنہ ہوگا اور پھر اگر غور سے دیکھا جائے اور پرکھا جائے تو اسلام کی خوبیاں ظاہر ہونی شروع ہوں گی، نظر آئیں گی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی صفت "اَلنَّافِع" سے فیض پانے کی توفیق عطا فرمائے اور نافع بننے کی توفیق عطا فرمائے اور جو روحانی انقلاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ مقدر ہے اس میں ہم بھی حصہ دار بننے والے ہوں۔

بسم اللّٰہِ الرحمن الرحیم
وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)
BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN
M/S ALLADIN BUILDERS
Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman
Contact : Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396
Emal: khalid@alladinbuilders.com
Please visit us at : www.alladinbuilders.com

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصی روڈ ربوہ پاکستان

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

The Vission of Tomorrow
New Heven Public School
Multan Tel: 061-6779794

Sarmad SJ Jewellers
different like you....
Rizwan Aslam
0321-9463065
www.sarmadjewellers.com
Main Branch shop # 4, Umer Market, Zaildar Road, Ichra, Lahore
Tel: +92-42-7523145
Fax:+92-42-7567952

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کے لئے رجوع فرمائیں
Tel :6211550 Fax : 047-6212980
Mob: 0333-6700663
email : ahmadtravel@hotmail.com

پرائم پیپر ٹریڈرز
اعلیٰ معیار کا رائٹنگ پیپر، کرافٹ پیپر آفسٹ اور پیکنگ کا کاغذ دستیاب ہے
طالب دُعا: ملک مدثر احمد ستکوہی
22- ذوالقرنین چیمبرز۔ گنپت روڈ۔ لاہور۔ فون آفس: 042-7232380-7248012

قرآن کریم حفظ کرنے کے کچھ طریق

(مرتبہ: شیخ مجاہد احمد شاستری استاد جامعہ احمدیہ قادیان)

ہم سب جانتے ہیں کہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ اور خود قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ:

''ہم نے قرآن کو آسان نازل کیا ہے۔''

قرآن مجید کا حفظ کرنا بے انتہا برکات اور فوائد کا موجب ہے۔ حفظ قرآن کریم کے سلسلہ میں چند مفید طریقے اختصار کے ساتھ بیان کئے جاتے ہیں:

۱۔ حفظ کرنے کے لئے اپنی سہولت کے مطابق کوئی ایک قرآن کریم مقرر کر لیجئے۔ اور ہمیشہ اسی قرآن سے حفظ کیجئے۔

۲۔ اگر ترجمہ آتا ہے تو اس سے بھی مدد لی جائے۔

۳۔ ایک طریقہ حفظ کے سلسلے میں یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جس سبق کو آپ نے یاد کیا ہے یعنی یہ کہ جن آیتوں کو آپ نے حفظ کیا ہے سارے دن میں جب کبھی بھی موقعہ ملے تلاوت کرتے رہیں۔

۴۔ ضروری نہیں کہ جب وقت ہو تو تبھی پڑھیں اور مصروف زندگی میں وقت کی کمی کو قرآن کریم حفظ کرنے کی راہ میں حائل کیا جائے بلکہ مصروف زندگی میں حفظ قرآن کے طریقے اختیار کرنے چاہئیں۔ ان میں سے ایک طریق یہ بھی ہے کہ چھوٹے سائز میں سپارہ اپنے پاس رکھیں اور جب بھی کبھی فرصت سے اور وقت ملے پڑھتے رہا کریں۔ چند ہی دنوں میں انشاء اللہ وہ رکوع آپ کو یاد ہو جائے گا۔ روزانہ جتنی مرتبہ پڑھیں اس کا اپنے جائزہ کے لئے رکارڈ بھی رکھیں تو بہتر ہے۔

۵۔ ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ آیات کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم کر کے یاد کریں۔ اور پھر انہیں مربوط کر کے پڑھیں۔ اسی طرح آیات سے رکوع اور رکوعات سے ملکر سپارہ یاد ہو جائے گا۔

۶۔ یاد کرنے کے لئے رات کو سونے سے قبل اور صبح کا وقت خصوصیت سے استعمال کیا جائے۔

۷۔ جہاں قرآن کریم میں آیت سجدہ آتی ہے اس کے حفظ کا طریق یہ ہے کہ آپ یاد کرتے ہوئے پہلی مرتبہ سجدہ کریں اس کے بعد یاد کرتے رہیں۔ پھر اس نشست میں ہر مرتبہ سجدہ ضروری نہیں۔ اگلی نشست میں پھر پہلی مرتبہ ضرور سجدہ کریں۔

۸۔ قرآن کریم بہت درست اور رموز اوقات کا خیال رکھنے کے ساتھ یاد کیا جائے۔ یاد کرنے کے بعد ان کا درست کرنا قدرے دشوار ہوتا ہے۔

۹۔ بنا سبق بھی یاد کرتے رہیئے لیکن اس دوران یاد کردہ حصہ کی مشق بھی ضروری ہے۔

۱۰۔ انسان کے مختلف حواس بھی اس کی یاداشت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اگر کسی چیز کو سن کر یاد کر لیا جائے یا پڑھ کر یا لکھ کر یا زبان سے دہرا کر تو ان سب میں فرق ہوگا۔ مختلف اشخاص کی یاداشت کا انحصار مختلف حس پر زیادہ ہوتا ہے۔ آپ خود اپنی حس کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ بار بار پڑھ کر اور زبان سے دہرانے کا طریقہ حفظ تو اکثر زیر استعمال رہتا ہے۔

۱۱۔ موجودہ دور میں ٹیپ ریکارڈر اور کیسٹ کی مدد سے یا دوسرے ساتھی کی مدد سے سن کر اور لکھ کر بھی زیادہ مؤثر اور سرعت کے ساتھ یاد کیا جا سکتا ہے۔

۱۲۔ حفظ شدہ آیات کو ذھن میں مستحضر کرنے اور فراموش ہو جانے سے بچانے کا ایک طریق یہ ہے کہ نماز میں پورے انہاک اور شوق سے یاد کی ہوئی مختلف آیتوں کی تلاوت کی جائے۔ اس طرح وہ آیات انشاء اللہ مکمل یاد ہو جائیں گی۔

۱۳۔ ایک شکل آیت کی حفظ کی یہ ہے کہ امام الصلوٰۃ جن آیتوں کو پڑھتا ہے اسکو بغور سنو اور زیر لب دہراؤ۔ گھر میں آ کر جب آپ ان آیتوں کو یاد کریں گے تو وہ جلد یاد ہو جائیں گی۔

قارئین کرام! قرآن مجید رب العالمین کا پیارا کلام ہے۔ اسکی حفاظت کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ذمہ لیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے تعلیم القرآن کی ایک تحریک کے ذریعہ ہمیں توجہ دلائی ہے کہ ہم پہلے سے بڑھ کر قرآن کریم کو اپنا دستور العمل اور ہدف بنائیں۔ اور زیادہ سے زیادہ اس پر عمل کرنے والے ہوں۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس مبارک کلام کو حفظ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین) ☆☆

البشیرز معروف قابل اعتماد نام

پیج

جیولرز اینڈ بوتیک

ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ

نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات

اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت

پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ

0300-4146148

فون شوروم چوکی 047-6214510-049-4423173

انی معک یا مسرور

طالب دعا: محمد احمد مظفر علوی

نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل شعبہ اشتہارات

گلشن علوی، برجی روڈ، نصیر آباد حلقہ ''غالب'' ربوہ

فون: 047-6211687 موبائل +923344090620

رھائش: +923349868214

email: mamalvi@hotmail.com

mamalvi@yahoo.com

گوگل ڈاٹ کام کی کہانی

کیلی فورنیا کی سین فورڈ یونیورسٹی کے دو ۲۴ سالہ طالب علموں لیری پیج اور سرگئی برن نے آج سے تقریباً ۱۱ سال قبل ایک ویب سائٹ کا نام رجسٹر کروایا تھا اور اس ویب سائٹ کا نام تھا گوگل ڈاٹ کام۔ ان دونوں طالب علموں کے دوران تعلیم ہی ارادے بلند و بانگ تھے لیکن ان کو یہ اندازہ نہ تھا کے ویب سائٹ رجسٹر کروانے کا یہ لمحہ کمپیوٹر کی تاریخ میں ایک یادگار لمحہ بن جائے گا۔ گوگل ریاضی کی ایک اصطلاح گوگل Googol سے ماخوذ ہے جس کے اصطلاحی معانی ایک بہت بڑی رقم کے ہیں۔ ایک ایسی رقم جس کو لکھنے کے بعد ایک سو صفر لگانے پڑتے ہیں۔ یعنی یہ اتنی بڑی رقم بن جاتی ہے کہ جس کو احاطہ خیال میں لانا تقریباً ناممکن ہے صرف اس رقم کو تخیل میں لایا جا سکتا ہے۔

اس قدر لکھا جا سکتا ہے کہ اگر تمام کائنات کے ذرّے بھی ایٹم بھی اگر حاصل کر لئے جائیں تو شاید اتنی بڑی رقم نہ بن سکے۔ گوگل ڈاٹ کام نے معرض وجود میں آنے کے بعد دس برسوں میں اس قدر ترقی کی منازل طے کر لی ہیں جس کا تصور شاید اس کے خالقوں نے بھی نہ کیا ہوگا۔ گوگل ڈاٹ کام اس وقت علم، فن، تفریح، موسیقی، معلومات کا ایک ایسا ذخیرہ ہے کہ جو اس کے استعمال کنندہ کے لئے ایک نعمت سے کم نہیں اور اگر اس ذخیرہ کی وسعت کا اندازہ لگانا شروع کر دیا جائے تو انسانی ذہن چکرا جائے۔ قصہ مختصر گوگل ڈاٹ کام کے اندر اربوں الیکٹرانک صفحات، تصویریں، ویڈیوز، خبریں، ای میلز، نقشے، کتابیں اور دوسری اشیاء موجود ہیں کہ شاید ہی کوئی انسان ان تمام ذخائر کا استعمال کر سکا ہو۔ ان ذخائر میں ہر لمحے مزید اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

لیری پیج اور سرگئی برن نے گوگل ڈاٹ کام ویب سائٹ کا نام یوں تو ماہ ستمبر ۱۹۹۷ء کو خرید لیا تھا مگر اس سرچ انجن کو باقاعدہ ہوتے ہوئے تقریباً ایک سال کا عرصہ لگ گیا تھا۔ اس زمانے میں انٹرنیٹ پر یوں تو کئی سرچ انجن موجود تھے مثلاً یاہو، آکسائٹ، الٹاوسٹا مگر گوگل ڈاٹ کام کے پاس تین خوبیاں ان تمام سرچ انجنوں سے امتیازی حیثیت کی تھیں اور وہ تین خوبیاں مندرجہ ذیل ہیں: ۱- برجستگی ۲- برق رفتاری اور ۳- سادگی۔

ان خوبیوں کا واضح ادراک انٹرنیٹ استعمال کرنے والوں کو تب ہوتا ہے جب وہ کسی دوسرے سرچ انجن کو کھولے تو ہر طرف لنک تصویریں خبریں اور بے جا اشتہارات کی بھرمار ذہن کو پریشان کر دیتی ہے جبکہ گوگل ڈاٹ کام کی سادگی اور پھر برق رفتاری نے اپنے استعمال کرنے والوں کو گرویدہ بنا لیا ہے اور اب گوگل ڈاٹ کام کو استعمال کرنے والا شاذ و نادر ہی کوئی دوسرا سرچ انجن استعمال کرتا ہے۔ اس کی ایک بڑی وجہ اس میں سرچ کے نتائج دوسرے سرچ انجنوں سے زیادہ واضح اور بامعنی ہوتے ہیں۔ اس مقصد کے حصول کے لئے روزانہ لاکھوں، کروڑوں بلکہ اربوں لوگ گوگل ڈاٹ کام کو استعمال کرتے ہیں ایک سروے کے مطابق تقریباً ۵۶ کروڑ لوگ گوگل کی ویب سائیٹ روزانہ استعمال کر رہے ہیں۔

کیلی فورنیا کی مشین فورڈ یونیورسٹی کے طالب علموں لیری پیج اور سرگئی برن جو کاروبار اپنے گھر کی گیرج سے شروع کیا تھا اب اس فرم (ادارے) کے ملازمین کی تعداد ۱۳ ہزار سات سے تجاوز کر چلی ہے۔ برن اور پیج کے ذاتی اکاؤنٹ میں اس وقت ۱۶ ارب ڈالر جمع ہو چکے ہیں۔ (یہ اعداد و شمار ۲۰۰۸ء کے وسط کے ہیں)

گوگل اپنے ملازمین کو بھاری تنخواہیں اور سہولیات دینے کے لئے دنیا بھر میں مشہور ہے اس کے علاوہ گوگل اپنے ملازمین کو ۲۰ فیصد وقت کمپنی کے لئے نئے نئے آئیڈیاز سوچنے میں صَرف کرنے کو کہتا اور دیتا ہے۔ لہٰذا ۲۰۰۰ء میں جب گوگل نے الفاظ کے ساتھ ننھی اشتہار بیچنا شروع کئے تو یہ ایسی اختراع تھی جس کی طرف دوسری کمپنیوں کا ذہن نہیں گیا تھا اور جب ۲۰۰۴ء میں گوگل سٹاک ایکسچینج پر پہلی مرتبہ آیا تو اس کے حصص کی قیمت ۸۵ ڈالر فی حصہ مقرر ہوئی تھی ۲۰۰۴ء میں گوگل کے سٹاک کی کل مالیت ۱۶ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر تھی جو صرف دو برس کے اندر بڑھ کر ۱۳ ارب ۴۰ لاکھ ڈالر تک پہنچ چلی ہے۔

۲۰۰۶ء میں گوگل نے یوٹیوب کو ڈیڑھ ارب ڈالر کی خطیر رقم دے کر خرید لیا جس کے بعد گوگل دنیا کی سب سے مقبول ویڈیو تقسیم کرنے والی سائٹ کا مالک بن چکا ہے۔ گوگل کا ایک اور زبردست منصوبہ گوگل پرنٹ ہے جس کے تحت گوگل لاکھوں کتابوں کو انٹرنیٹ پر مفت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ واضح رہے کہ گوگل کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ وہ اپنی تمام خدمات مفت فراہم کرتا ہے اور اپنا منافع اشتہاروں سے کماتا ہے۔ گوگل ڈاٹ کام اب صرف ایک سرچ انجن تک محدود نہیں رہا بلکہ یہ اپنے استعمال کرنے والوں کو جی میل کے نام سے مفت ای میل کی سہولت فراہم کرتا ہے اور اس کے ساتھ دنیا بھر کے نقشوں پر مشتمل ویب سائٹ، خبریں تلاش، تصویریں ایڈٹ کرنے اور دیگر کئی ایک سہولتوں کے علاوہ گوگل ورڈ، گوگل سپریڈشیٹ وغیرہ بھی فراہم کر رہا ہے۔

گوگل نے جس قدر ترقی کی ہے اس قدر ہی زیادہ استعمال کرنے والوں کو زیادہ سہولتیں فراہم کی ہیں اور یوں گوگل نے دنیا بھر کے انسانوں کو صرف دس سال کے محدود عرصہ میں جس قدر متاثر کیا ہے اس کی مثال خال خال ہی ملتی ہے۔

(بشکریہ روزنامہ الفضل ۱۶/اکتوبر ۲۰۰۸ء)

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ جرمنی وبیلجیئم 2008ء کی مختصر جھلکیاں

برلن (جرمنی) سے بیت السلام برسلز (بلجیم) میں آمد۔مشن ہاؤس میں پُرجوش استقبال

بیلجیئم میں حضور انور کا ورود مسعود، والہانہ استقبال۔مجلس انصار اللہ بیلجیئم کے اختتامی اجلاس میں شرکت اور انصار سے خطاب

یہ سال جو خلافت جوبلی کا سال ہے اس میں ہر ایک کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا داروں کی طرح خوشیاں منالینا، جوبلی منالینا ہمارا مقصد نہیں ہے۔ اگر اس سال سے صحیح استفادہ کرنا ہے تو اس روح کی تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جس کے لئے یہ جوبلی منائی جارہی ہے۔ اور وہ ہے خلافت کے ذریعہ اس پیغام کو جو آنحضرتؐ کا پیغام ہے دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنا۔

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

18/اکتوبر 2008ء بروز ہفتہ:

صبح سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد خدیجہ برلن میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔
نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق برلن (جرمنی) سے برسلز (بیلجیئم) کے لئے روانگی تھی۔ احباب جماعت مرد وخواتین بڑی تعداد میں صبح سے ہی مشن ہاؤس میں جمع ہو چکے تھے۔ قریباً سوا نو بجے کے قریب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی حصہ کی بالکونی پر تشریف لائے اور اپنے ویڈیو کیمرہ سے مسجد کے خوبصورت مناظر کی ویڈیو بنائی۔ حضور انور کے چہرہ مبارک پر نظر پڑتے ہی احباب جماعت نے پُرجوش نعرے بلند کئے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اپنے عشاق کی بھی ویڈیو بنائی۔ پھر حضور انور ازراہ شفقت بالکونی کے اس حصہ کی طرف تشریف لائے جہاں نیچے خواتین کھڑی تھیں۔ خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور بچیوں نے الوداعی نغمات پیش کئے۔ احباب اپنے ہاتھ ہلا رہے تھے اور حضور انور کا کیمرہ ان الوداعی لمحات کو محفوظ کر رہا تھا۔

برلن سے برسلز کے لئے روانگی

ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اس موقع پر موجود بچوں اور بچیوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے اور روانگی سے قبل دعا کروائی اور قافلہ برلن (Berlin) سے برسلز (Brussels) کے لئے روانہ ہوا۔ برلن سے برسلز کا فاصلہ آٹھ سو کلومیٹر ہے۔ قریباً سوا دو گھنٹے میں 287 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد ایک پٹرول سٹیشن "Lahreter See" کے مقام پر کچھ دیر کے لئے قافلہ رکا۔ پھر آگے سفر جاری رہا اور مجموعی طور پر 534 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد "Resser Mark" کے مقام پر مین ہائی وے پر ایک ریسٹورنٹ میں دوپہر کے کھانے کے لئے قافلہ رکا۔ یہاں تک کے سفر کے دوران خاکسار ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن اور مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی گاڑی میں حضور انور کی خدمت میں اپنی ڈاک پیش کر کے ساتھ ساتھ ہدایات حاصل کیں۔

برلن سے مکرم حیدر علی ظفر صاحب نائب امیر ومبلغ انچارج جرمنی، صدر صاحب خدام الاحمدیہ جرمنی مع خدام کی دو گاڑیاں، پروگرام کے مطابق اس مقام تک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو الوداع کہنے کے لئے ساتھ آئے تھے۔ دوسری طرف امیر صاحب بیلجیئم اور صدر صاحب خدام الاحمدیہ بیلجیئم اپنی خدام کی ٹیم اور دو گاڑیوں کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استقبال کے لئے یہاں پہنچے تھے۔

اڑھائی بجے دوپہر کے کھانے کے بعد جرمنی سے آنے والے احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور جرمنی واپس جانے کی اجازت چاہی۔ حضور انور نے دعا کروائی اور بیلجیئم سے آنے والی گاڑیاں قافلہ کو لے کر برسلز کے لئے روانہ ہوئیں۔ یہاں سے برسلز (Brussels) کا فاصلہ 266 کلومیٹر ہے۔

پروگرام کے مطابق نماز ظہر وعصر کی ادائیگی برسلز کے مشن ہاؤس بیت السلام میں ہونی تھی۔ لیکن راستہ میں بہت زیادہ رش اور بعض سڑکیں بند ہونے کی وجہ سے روٹ میں تبدیلی کی بنا پر تاخیر ہوتی جا رہی تھی جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ راستہ میں ہی کسی جگہ رک کر نمازیں ادا کرلی جائیں۔ چنانچہ چھ بجے کے قریب شہر Halle میں ایک مقام پر رُک کر زیر تعمیر وزیر مرمت چائینیز ہوٹل کے بیرونی حصہ میں نمازیں ادا کی گئیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد آگے روانگی ہوئی اور ساڑھے چھ بجے Wynejem کے علاقہ میں ایک ریسٹورنٹ میں کچھ دیر کے لئے رکے۔ پھر یہاں سے روانہ ہو کر ساڑھے سات بجے شام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مشن ہاؤس میں ورود مسعود ہوا جہاں بلجیم کی تمام جماعتوں سے آئے ہوئے احباب جماعت مرد وخواتین اور بچوں اور بچیوں نے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ احباب جماعت نے پُرجوش نعرے بلند کئے۔ بچیاں خوبصورت لباس میں ملبوس اپنے ہاتھوں میں لوائے احمدیت اور بلجیم کا قومی پرچم لہراتے ہوئے خیر مقدمی گیت پیش کر رہی تھیں۔ مشن ہاؤس اور اس کے بیرونی احاطہ کو خوبصورت جھنڈیوں اور بینرز سے سجایا گیا تھا۔ رنگ برنگے روشن قمقموں نے اس کا حسن دوبالا کر دیا تھا۔ جہاں یہ سارا علاقہ خوبصورت روشنیوں کے ساتھ جگمگا رہا تھا وہاں پیارے آقا حضور پُرنور امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی انتہائی مبارک اور بابرکت آمد کے ساتھ ہر مرد وعورت اور بچے بوڑھے اور جوان کے دل بھی روشن تھے۔ اور خوشی ومسرت سے معمور تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور کچھ دیر کے لئے بچیوں کے پاس تشریف لے گئے جو حضور انور کی آمد پر گیت پیش کر رہی تھیں۔
بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

مجلس انصار اللہ بیلجیئم کے سالانہ اجتماع کا پروگرام صبح سے جاری تھا۔ اس اجتماع کے انعقاد کے لئے مشن ہاؤس کے احاطہ میں ایک بڑی مارکی لگائی گئی تھی۔ آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس مارکی میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

تقریب آمین

نمازوں کی ادائیگی کے بعد تقریب آمین ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 16 بچوں اور 7 بچیوں سے قرآن مجید کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کروائی۔
بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

19/اکتوبر 2008ء بروز اتوار:

صبح ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مشن ہاؤس کے احاطہ میں نصب مارکی میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر پر مارکی نمازیوں سے بھری ہوئی تھی۔ احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد نے رات مشن ہاؤس میں گزاری تا کہ حضور انور کی اقتداء میں نماز فجر ادا کی جائے۔

صبح دس بجے برسلز میں انڈین ایمبیسی کے فرسٹ سیکرٹری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ موصوف نے حضور انور کے دفتر میں حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ یہ ملاقات سوا دس بجے تک جاری رہی۔ بعد ازاں برسلز میں مقیم سیرالیون کے ایمبیسیڈر نے مشن ہاؤس آکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ موصوف سیرالیون میں ایک احمدیہ سیکنڈری سکول کے طالبعلم ہیں اور ملک میں جماعت کی مختلف میدانوں میں خدمات اور جماعت کی ترقی سے خوب واقف ہیں۔ ملاقات کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔ یہ ملاقات نصف گھنٹہ تک جاری رہی۔

آج بلجیم کے اجتماع کا آخری دن تھا۔ مجلس انصار اللہ بلجیم کا سالانہ اجتماع اپنے شیڈول کے مطابق 25,24 مئی 2008ء کو منعقد ہونا تھا۔ لیکن بعض ناگزیر وجوہات کی وجہ سے ملتوی ہوتا رہا اور بالآخر 18-19/اکتوبر 2008ء کو ہونا قرار پایا۔ ان لوگوں کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ حضور انور اپنے دورہ فرانس، ہالینڈ اور جرمنی کے دوران برلن سے واپسی پر ایک روز بلجیم میں بھی قیام فرمائیں گے۔ دورہ کا پروگرام ترتیب دیتے ہوئے جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 18/اکتوبر بروز ہفتہ برلن سے واپسی پر رات بلجیم میں قیام کا ارادہ فرمایا تو اگلا روز ان کے اجتماع کا اختتامی دن تھا۔ صدر صاحب مجلس انصار اللہ نے حضور انور کی خدمت میں اجتماع کے اختتامی اجلاس میں شرکت کی درخواست کی جسے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت منظور فرمایا۔

اجتماع کا اختتامی اجلاس

گیارہ بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اجتماع کی اختتامی تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے تو احباب جماعت نے ولولہ انگیز نعروں کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور کی بلجیم آمد کی وجہ سے ساری جماعت اکٹھی ہوگئی تھی۔ انصار اللہ کے علاوہ خدام اور اطفال بھی بڑی تعداد میں موجود تھے اور لجنہ بھی بڑی تعداد میں موجود تھیں۔ جماعت کا ہر فرد مرد وخواتین اور چھوٹے بڑے حضور انور کی آمد سے فیض پا رہے تھے۔

اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم اعظم بھاگٹ صاحب نے پیش کی اور اس کا اردو ترجمہ منور احمد بھٹی صاحب نے پیش کیا۔ بعد ازاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم کلام ''حمد وثنا اسی کو جو ذات جاودانی'' سے منتخب اشعار مکرم طارق حسین صاحب نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صدر صاحب کو ہدایت فرمائی کہ ''انصار اللہ کا عہد'' میز پر موجود ہونا چاہئے تھا)۔ بعد ازاں حضور انور نے مجلس انصار اللہ کا عہد دہرایا۔ جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا اختتامی خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں انصار اللہ کا اجتماع اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ اتفاق سے ان دنوں میرا جرمنی جانے کا پروگرام تھا۔ صدر صاحب نے درخواست کی کہ واپسی پر اس اجتماع میں شامل ہو جاؤں تو اس طرح اتفاقاً پروگرام بن گیا۔

اس جوبلی کے سال ہر جماعت کی خواہش ہے کہ ان کے جلسوں میں مَیں شامل ہوں لیکن ہر جگہ جانا ممکن نہیں ہے۔

بہر حال بلجیم کی ایک چھوٹی سی جماعت ہے جس کے انصاراللہ کے اجتماع میں کافی تعداد میں دوسرے بھی آئے ہوئے ہیں تو اس لحاظ سے اس اجتماع میں شمولیت اس سال کے حوالے سے ہوگئی ہے۔ اور بلجیم کی بھی نمائندگی ان ملکوں میں ہوگئی ہے یا میرا پروگرام جن ملکوں میں جانے کا بنا ہے بلجیم بھی ان میں شامل ہوگیا۔ جہاں اس سال کے حوالے سے اجتماع یا جلسے میں شامل ہوا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ سال جو خلافت جوبلی کا سال ہے اس میں ہر ایک کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ خوشی منالینا، جوبلی منالینا یہ تو دنیاداروں کی طرح ہمارا مقصد نہیں۔ اگر اس سال سے صحیح استفادہ کرنا ہے تو پھر اس روح کو تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جس کے لئے یہ جوبلی منائی جارہی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جیسا کہ مَیں نے 27 مئی کے جلسہ میں ایک عہد لیا تھا کہ آنحضرت ﷺ کے پیغام کو دنیا میں پھیلانا اور خلافت احمدیہ کے قیام کے لئے آخر دم تک کوشش کرنی اور خلافت کے ذریعہ سے اس پیغام کو جو آنحضرت ﷺ کا پیغام ہے دنیا کے کونے کونے تک پہنچا کر اپنے ملک کے کونے کونے تک پہنچانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی ہے اور اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھنا جب تک کہ اس کا حق ادا نہ ہو جائے۔

حضور نے فرمایا: ابھی آپ نے ایک عہد بھی کیا ہے کہ اسلام اور احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت کے لئے آخر دم تک کوشش کروں گا۔ نظام خلافت کی حفاظت کے لئے آخر دم تک کوشش کروں گا۔ اپنے بچوں میں بھی یہ روح پھونکنے کی کوشش کروں گا تو یہ عہد جو ہے اس کو معمولی عہد نہ سمجھیں۔ یہ ایک بہت بڑا عہد ہے۔ اللہ تعالیٰ کو گواہ ٹھہرا کر ہم یہ عہد کر رہے ہیں اس لئے ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ جو انصاراللہ ہیں اگر آپ نے اپنے اس عہد کو نہ نبھایا، اپنے اس عہد کو نبھانے کے لئے وہ بھرپور کوشش نہ کی جس کی آپ سے توقع کی جاتی ہے تو آئندہ آنے والی نسلیں آپ کو معاف نہیں کریں گی کیونکہ انہوں نے بھی آپ کے نقش قدم پر چلنا ہے۔ جن بچوں کی، جن نوجوانوں کی تربیت آپ نے کرنی ہے وہ آپ کو الزام دیں گی کہ کیوں ہماری تربیت نہیں کی۔ اس لئے یہ یاد رکھیں کہ عہد جو آپ نے کیا ہے اس کو نبھانا آپ کی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔

حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم میں انصاراللہ کا لفظ دو جگہ آیا ہے اور ہر جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالہ سے بات کی گئی ہے۔ آپ نے اپنے ماننے والوں سے پوچھا کہ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَی اللّٰہِ (سورۃ الصف:15) کہ کون ہیں جو اللہ کی طرف بلانے میں میرے انصار ہوں گے۔ تو حواریوں نے یہی جواب دیا نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ کہ ہم ہیں وہ انصار وہ مددگار جو اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پہنچانے کے لئے آپ کے مددگار ہوں گے۔ یہ ایک عہد تھا جو انہوں نے کیا اور نبھانے کی کوشش کی اور یہی عہد آپ بھی کر رہے ہیں۔ آپ کو نام دیا گیا ہے انصاراللہ کا۔ صرف نام دینا کافی نہیں ہے۔ ہر وقت یاد رکھیں کہ اسلام کی روح کیا ہے۔ اسلام کے اندر کیا کیا گہری باتیں ہیں جن کا ہم نے خیال رکھنا ہے۔ جن کا ہمیں ہر وقت احساس ہونا چاہئے۔

حواری کا مطلب کیا ہے؟ حواری کا مطلب ہے جو کپڑے دھو کر صاف کرے ایسا شخص حواری کہلاتا ہے جو دھلائی کرنے والا ہو۔ کپڑوں کی دھلائی کر کے ان کو صاف کر دینے والا ہو۔ پھر حواری کا مطلب ہے ایسا شخص جو امتحانوں سے آزمایا جائے اور ان میں سے کامیاب ہو کر نکلے، کبھی کمزوری دکھانے والا نہ ہو۔

پھر حواری ایسے شخص کو بھی کہتے ہیں جس کے کردار میں کوئی ملونی اور ملاوٹ نہ ہو۔ ایسا پاک صاف کردار ہو کہ جو کہہ رہا ہے اس پر عمل بھی کر رہا ہے۔

اب آپ گہرائی میں جا کر دیکھیں کہ کتنی بڑی ذمہ داری ہے جو انصاراللہ پر پڑتی ہے۔ جو یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم انصاراللہ ہیں۔ پھر حواری اس کو کہتے ہیں کہ جس کے مشورے اور عمل ایمانداری اور وفا کے ساتھ ہوں۔ پھر حواری کا ایک مطلب یہ ہے کہ سچا، وفادار دوست اور مددگار۔ پھر حواری کے ایک معنی یہ ہیں نبی کا خاص چنیدہ اور وفادار۔

حضور نے فرمایا کہ اب یہ سارے مطلب آپ دیکھیں تو ایسے ہیں جو ایک بہت بڑی ذمہ داری ڈالتے ہیں اور ان رشتوں سے، ان تعلقات سے یہ امید رکھی جاتی ہے کہ اپنا حق نبھانے کی کوشش کریں گے۔ کپڑے صاف کر کے دھونا، دھونا کسی کو صاف کرنے کے لئے۔ اس سے ایک ذمہ داری یہ بھی آپ پر پڑی کہ اپنے دلوں کو بھی دھونا ہے اور دوسروں کے دلوں کو بھی دھونا ہے۔ اور ہر آزمائش سے کامیابی سے گزرنا ہے۔

آج کل کی دنیا میں، ان ملکوں میں ہزاروں آزمائشیں آپ کے رستہ میں ہوں گی۔ آپ کے کام ہیں، آپ کی مصروفیات ہیں لیکن دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو عہد کیا ہے اس کو پورا کرنا ہے۔ تبھی آپ انصاراللہ کہلائیں گے۔ تبھی آپ وہ حواری کہلائیں گے جنہوں نے انصاراللہ ہونے کا حق ادا کیا۔

حضور نے فرمایا: آپ کا کردار ایسا ہو جس میں کوئی ملونی اور ملاوٹ نہ ہو۔ جو کہا ہے اس پر عمل کرنا ہے۔ یہ نہیں کہ عمل کچھ اور ہوں اور کہہ کچھ اور رہے ہوں۔ مسجد میں آئیں تو اور رویّے ہوں، باہر جائیں تو اور رویّے ہوں۔ کہنے کو احمدی ہوں اور نمازوں کی ادائیگی کی طرف بے رغبتی ہو۔ انصاراللہ کی عمر ایک ایسی عمر ہے جس میں ویسے ہی خیال آجانا چاہئے کہ ہماری عمر گھٹ رہی ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ عمر بڑھ رہی ہے۔ لیکن جیسے جیسے عمر بڑھ رہی ہے اصل میں تو آپ کی عمر میں کمی آتی جارہی ہے۔ حضور نے فرمایا یہ نظم جو ابھی پڑھی گئی ہے اس میں یہی توجہ دلائی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ دنیا تو ایک عارضی ٹھکانہ ہے آخر مرنا ہے اور جب مر کر اللہ تعالیٰ کے حضور جانا ہے اور یہ ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے اور وہاں جواب دہی ہونی ہے تو اس چیز کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے۔ پھر جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ ایسا حواری ہو جو مشورے دے تو پوری ایمانداری سے دے۔ آپ میں سے عہدیدار بھی ہیں۔ آپ میں سے عام احمدی بھی ہیں جو عہدیدار منتخب کرتے ہیں۔ آپ جب بھی اپنے عہدیدار کو منتخب کریں تو ایسے عہدیداروں کو منتخب کریں جو آپ کے نزدیک ایماندارانہ رائے رکھتے ہوں۔ انتہائی قابل اعتماد شخص اور جماعت کے ساتھ وفا کا تعلق رکھنے والے اور خدمت کرنے والے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: اسی طرح عہدیدار جب وہ منتخب ہو جاتے ہیں تو ان کا کام یہ ہے کہ آپ ایمانداری سے اپنے فرائض ادا کریں۔ اگر ایسا کریں گے تو تبھی آپ وفادار کہلائیں گے۔ تبھی آپ خالص مددگار کہلائیں گے۔ صرف انصاراللہ کا نعرہ لگا دینا یا انصاراللہ کا لیبل اپنے ساتھ لگا لینا یا نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ کہہ دینا کافی نہیں ہوگا۔ پس ان باتوں کا خاص طور پر خیال رکھیں۔

حضور نے فرمایا جہاں تک اللہ تعالیٰ کا سوال ہے۔ اللہ تعالیٰ کو تو مدد کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ جو سب قدرتوں کا مالک ہے وہ بغیر کسی کی مدد کے بھی خود براہ راست مدد کر سکتا ہے۔ لیکن یہ ایک اعزاز ہے جو اللہ تعالیٰ بندوں کو دے رہا ہے کہ کون ہے تم میں سے جو وفادار ہو کر، جو سچا ہو کر، جو پوری طرح تیار ہو کر، دنیا کی تمام خواہشوں کو دور رکھتے ہوئے، خالص ہو کر میرے دین کی مدد کے لئے آئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارہ میں وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ شریعت نے اسباب کو منع نہیں کیا ہے۔ شریعت نے جو بھی ذرائع، وسائل ہیں ان سے منع نہیں کیا۔ ان کو ضرور استعمال کرنا چاہئے۔ اور فرمایا: سچ پوچھو تو کیا دعا اسباب میں نہیں ہے؟ دعا بھی تو سبب بنایا ہے نا۔ کسی چیز کو حاصل کرنے کے لئے کیا دعا اسباب نہیں۔ تلاش اسباب بجائے خود ایک دعا ہے۔ جب انسان کسی ذریعہ کی تلاش کرتا ہے تو وہ بھی ایک دعا بن جاتی ہے۔ اور پھر فرمایا کہ دعا بجائے خود عظیم الشان اسباب کا ایک چشمہ ہے۔ دعا بہت بڑا سبب اور ذریعہ ہے۔

پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس بات کو وضاحت سے دنیا پر کھول دینے کے لئے انبیاء علیہم السلام کا ایک سلسلہ دنیا میں قائم کیا۔ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر تھا اور قادر ہے کہ اگر وہ چاہے تو کسی قسم کی امداد کی ضرورت ان رسولوں کو باقی نہ رہنے دے مگر پھر بھی ایک وقت ان پر آتا ہے کہ وہ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَی اللّٰہِ کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ ان کے مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَی اللّٰہِ کہنے میں بھی ایک شان ہوتی ہے۔ وہ دنیا کو رعایت اسباب سکھانا چاہتے ہیں۔ جو دعا کا ایک شعبہ ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ پر ان کو کامل ایمان اور اس کے وعدوں پر پورا یقین ہوتا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ کہ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا (المومن:52) یقینی اور حتمی وعدہ ہے۔

آپ نے فرمایا کہ مَیں کہتا ہوں کہ بھلا اگر خدا کسی کے دل میں مدد کا خیال نہ ڈالے تو کوئی کیونکر مدد کر سکے۔ پس یہاں یہ فرمایا کہ نبیوں کو مدد کی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ خود مدد کر سکتا ہے اور ان نبیوں کو پورا یقین بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب ان کو کھڑا کیا ہے تو ضرور مدد بھی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ مَیں اور میرا رسول غالب آئیں گے۔ تو جب غالب آئیں گے یہ تو نہیں فرمایا کہ فلاں فلاں مدد کرے گا تو غالب آئیں گے۔ اللہ نے اپنی مدد کے ساتھ یہ اعلان کروایا ہے کہ مَیں یہ اعلان کر دوں کہ مَیں اور میرا رسول غالب آئیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی یہ الہام ہوا اور کئی دفعہ ہوا۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت نے ہی پھیلنا ہے اور اسلام نے ہی پھیلنا ہے۔ اور یہ غلبہ تو ہونا ہے۔ لیکن خوش قسمت ہوں گے وہ لوگ جو انصاراللہ کا حق ادا کرنے والے ہوں گے جو اس غلبہ میں شامل ہو جائیں گے۔ فرمایا: نبی اگر مدد کے لئے کہتے ہیں تو تمہارے بھلے کے لئے کہتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ تمہیں مدد کے لئے بلاتا ہے تو تمہارے بھلے کے لئے ہوتا ہے۔ پس اس بات کا ہمیشہ خیال رکھو۔

پھر آپؑ نے ایک جگہ فرمایا کہ اشاعت دین میں مامور من اللہ دوسروں سے مدد چاہتے ہیں۔ یہ مدد کیوں چاہتے ہیں۔ اس لئے چاہتے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت دلوں میں پیدا ہو جائے۔ انبیاء کا فرض ہے کہ لوگوں کی اصلاح ہو، ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو، ان کے دلوں میں خشیت پیدا ہو۔ خدا تعالیٰ کی عظمت پیدا ہو اور وہ، وہ کام کریں جو خدا تعالیٰ انبیاء سے چاہتا ہے کہ وہ بھی کریں۔

خدا تعالیٰ انبیاء کو دنیا میں اصلاح کے لئے بھیجتا ہے۔ خدا تعالیٰ انبیاء کو اپنی وحدانیت قائم کرنے کے لئے بھیجتا ہے، خدا تعالیٰ انبیاء کو دنیا میں انسانوں کو اپنے قریب لانے کے لئے بھیجتا ہے۔ پس اگر انبیاء کے سپرد یہ کام ہے تو یہی کام جب انصاراللہ کے سپرد ہوتا ہے، انبیاء کے مددگاروں کے سپرد ہوتا ہے تو اس کا مطلب یہی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت دنیا میں قائم کریں اور وہ اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتی جب تک خود اپنے دلوں میں قائم نہ ہو۔ جب تک خود وہ اُسوۂ رسول پر چلنے والے نہ ہوں، ان کے عمل اس وقت تک بار آور نہیں ہو سکتے جب تک خود ان کے ہر قول و فعل میں یکسانیت نہ پائی جاتی ہو۔ تبلیغ اس وقت تک بار آور نہیں ہو سکتی جب تک ان کے قول و فعل میں یکسانیت نہ پائی جاتی ہو۔ پس یہ چیزیں ہیں، یہ حکمت ہے جو اللہ تعالیٰ پیدا کرنے کے لئے انبیاء کو کہتا ہے کہ لوگوں کو بلاؤ تا کہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ ان کو اپنا قرب عطا کرے۔ ان کو بخشے اور ان کو اس دنیا میں بھی اپنے پیار سے نوازے اور آخرت میں بھی ان کے درجات بلند کرے۔

پس انصاراللہ کا یہ کام ہے کہ نیکیوں میں بڑھیں۔ اپنا تعلق خدا تعالیٰ سے پیدا کریں۔ تقویٰ میں ترقی کریں اور صرف انصار ہی نہیں ہر شخص، ہر احمدی جس نے یہ عہد کیا ہے۔ نوجوان بھی بیٹھے ہوئے ہیں میرے سامنے اور وہ بھی میرے مخاطب ہیں اور یہی چیز ہے جو اس زمانہ میں اپنے عہدوں کا پورا کرنے والی ہر ایک کو بنائے گی۔ یہی چیز ہے جو انصاراللہ بننے کی طرف نئے نئے راستے آپ کو دکھائے گی کہ انصاراللہ چیز کیا ہے اور کس طرح ہم نے اپنے معیار اونچے کرتے چلے جانا ہے کیونکہ بغیر نیکی اور تقویٰ کے ہم حقیقی انصار کہلانے والے نہیں ہو سکتے۔

پس ہمیشہ جب آپ یہ چیز اپنے سامنے رکھیں گے کہ انصاراللہ ہمارا نام رکھا گیا ہے تو اس کی طرف ہم نے توجہ کرنی ہے۔ اپنے اعمال کے جائزے لیں گے۔ اپنی عبادتوں کے جائزے لیں گے۔ اپنے اخلاق کے جائزے لیں گے تبھی اس مقام کو حاصل کرنے والے بنیں گے جس کی طرف اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں لے جانا چاہتے ہیں اور ہمیں وہ مقام دلوانا چاہتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اسلام میں انصار کا لفظ استعمال ہوا ان لوگوں کے لئے جو مدینہ کے رہنے والے تھے۔ جب آنحضرت ﷺ ہجرت کر کے مدینہ گئے تو وہ انصار تھے جنہوں نے آپؐ کو خوش آمدید کہا اور آپؐ کے ساتھ جانے والے مہاجرین بھی شامل تھے۔ قربانیوں کے ان کے معیار کیا تھے۔ عبادتوں کے ان کے معیار کیا تھے۔ تاریخ اس سے بھری پڑی ہے۔ آنحضرت ﷺ کے اردگرد انہوں نے گھیرا ڈال لیا۔ صرف آنحضرت ﷺ کے گرد نہیں بلکہ جو دوسرے ان کے بھائی تھے، جو مہاجرین ہجرت کر کے آئے تھے ان کے بھی حق ادا کئے۔ کہاں تک حق ادا کئے۔ وہ غریب جو لٹے پٹے آئے تھے ان کو اپنی جائیدادوں کا حصہ دار بنا دیا۔ لیکن مہاجرین کا بھی اپنا مقام تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہم تمہاری مدد چاہتے ہیں، جائیدادیں نہیں لینا چاہتے۔ پھر بعض انصار نے تو یہ قربانیاں دیں کہ اپنی دو بیویوں میں سے ایک کو طلاق دینے پر تیار ہو گئے کہ تم اس سے شادی کر لو۔ تمہاری بیوی نہیں ہے۔ تو ان کے قربانیوں کے معیار بلند تھے اور اس کو بلند تر کرتے چلا جانا چاہتے تھے۔

حضور انور نے فرمایا: پس پہلی بات تو یہ ہے کہ ایک احمدی کو اپنے ان معیاروں کو بھی دیکھنا چاہئے کہ اس میں کس حد تک اپنے بھائیوں کے لئے قربانی کا جذبہ ہے۔ صرف اپنے نفس کا خیال نہ ہو بلکہ دوسروں کا بھی خیال ہو۔ صرف اپنی ہی نہ پڑی رہے بلکہ دوسرے کا بھی خیال رکھنے والے ہوں۔ اور آپس میں جب ایک دوسرے کے خیال رکھنے کا احساس پیدا ہوگا تو پھر رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ (سورۃ الفتح:30) کی کیفیت بھی سامنے آئے گی، آپس میں محبت اور پیار بڑھے گا، جماعت میں یکسانیت پیدا ہوگی، یگانگت پیدا ہوگی، محبت پیدا ہوگی، بھائی چارہ پیدا ہوگا اور پھر جب یہ چیز ہوگی تو جہاں آپ کا اپنا تعلق خدا تعالیٰ سے بڑھے گا وہاں اس ایک ہونے کی وجہ سے جماعت میں مضبوطی پیدا ہوگی اور خلافت میں مضبوطی پیدا ہوگی اور پھر جماعت کا ترقی کی طرف قدم بڑھے گا۔

حضور انور نے فرمایا: پھر صرف یہ قربانیاں نہیں بلکہ جنگ جب ہوئی۔ جب آنحضرت ﷺ نے سوال کیا صحابہ سے

کہ دشمن حملہ کرنے لگا ہے کیا رائے ہے تمہاری؟ جب آپؐ نے بار بار پوچھا تو انصار کو خیال آیا کہ ہم سے پوچھا جا رہا ہے کہ تمہاری کیا رائے ہے تو انصار نے جواب دیا کہ حضور جب تک ہمیں اسلام کا پوری طرح فہم وادراک نہیں تھا اور آپ کے نام کی پہچان نہیں تھی تب ہم نے کہا تھا کہ ہم ان شرطوں کے ساتھ آپ کی حفاظت کریں گے۔ لیکن آج جب ہمیں پوری طرح فہم وادراک حاصل ہو گیا ہم وہ لوگ ہیں جو آپؐ کے آگے بھی لڑیں گے، آپؐ کے پیچھے بھی لڑیں گے، آپؐ کے دائیں بھی لڑیں گے اور آپؐ کے بائیں بھی لڑیں گے اور دشمن آپؐ تک نہیں پہنچ سکتا۔ تو یہ وہ مقام ہے جو اس زمانہ میں انصار اللہ نے پایا۔ اور یہ وہ مقام ہے جس کے حاصل کرنے کی آپ سے توقع کی جاتی ہے بلکہ انصار کے وہ بچے جو ان کے ساتھ جنگ میں شامل ہوئے بالغ اور صاحب فراست انصار نہیں تھے ان میں بھی ایسے بچے تھے جیسے معوذ اور معاذ کی مثال دی جاتی ہے جنہوں نے اپنی جان قربان کردی اور دشمن اسلام کو قتل کر کے رکھ دیا۔ ابوجہل کو زمین میں خاک وخون میں لپٹا دیا۔ تو یہ روح جب تک بڑوں میں پیدا نہیں ہوتی اس وقت تک بچوں میں پیدا نہیں ہوسکتی۔ ان بچوں نے بھی تو بڑوں سے ہی سنا تھا کہ کون ہے وہ اسلام کا دشمن، کون ہے وہ آنحضرت ﷺ کا دشمن جس نے اس حد تک آپ کو تکلیفیں دیں۔ ہم ہوں گے اس کو قتل کرنے والے اور اس کو خاک آلود کرنے والے۔ تو یہ جذبہ جب تک آپ لوگوں میں پیدا نہیں ہوگا، آپ اس جذبے کو آگے اپنے بچوں اور اولادوں میں پیدا نہیں کرسکتے۔

حضور انور نے فرمایا پس اس روح کو سمجھیں۔ آپ نے مسیح محمدی کے ساتھ ایک عہد کیا۔ مسیح موسوی کے حواریوں نے تو عہد نبھایا تھا۔ اب آپ کا فرض ہے، اس زمانے میں آپ نے وہ عہد نبھانا ہے اور اس وقت ان ملکوں میں رہنے والے خاص طور پر، یہاں تلوار اور توپ کی جنگ تو نہیں ہے یا کسی قسم کا خوف اور جان کو خطرہ نہیں ہے جس طرح پاکستان میں یا دوسری جگہوں پر ہے۔ تو جو آپ سے توقع کی جاتی ہے وہ یہی ہے کہ اس عہد کو نبھاتے ہوئے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے قریب کریں۔ اپنے اخلاق کے معیار بلند کریں، اپنے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دیں۔ صرف پیسے کی دوڑ کی طرف نہ لگے رہیں۔ تبلیغ جو آپ کے سپرد کام ہے اس کو ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلاً مِّمَّنْ دَعَا اِلَی اللّٰہِ (حم السجدۃ: 34) کہ اس سے اچھا کام کون سا ہوسکتا ہے جو دعوت الی اللہ کرے۔ اس کی طرف دیکھیں آپ کے کیا پروگرام ہیں۔ آپ لوگ Mature ذہنیت کے حامل ہیں۔ چالیس سال سے اوپر کے لوگ ہیں جن کی سوچیں بھی پکّی ہیں، جن کے علم میں بھی کافی حد تک پختگی آگئی ہوتی ہے۔ اگر آپ لوگ اپنا حق ادا کرنے والے ہوں گے تو اس ملک میں انقلاب پیدا ہوسکتا ہے۔ تبلیغ کے راستے مزید کھل سکتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اس تبلیغ کے ساتھ عمل صالح کی طرف بھی توجہ ہو۔ اپنے عمل تمہارے اچھے ہوں گے۔ نیکیوں کی طرف توجہ ہوگی تو تمہاری تبلیغ بھی بارآور ہوگی، پھلدار ہوگی۔ پس اس لحاظ سے بھی یہ آپ کی بہت بڑی ذمہ داری کہ اپنے تبلیغ کے میدان بھی مزید کھولیں۔ جہاں آپ اپنی تربیت کریں وہاں اپنے بچوں کی تربیت کریں۔ اس پیغام کو جو اس زمانے میں آپ نے پہنچانے کا عہد کیا ہے اور 27؍مئی کو اس عہد کا اعادہ کیا ہے، تجدید کی ہے اس کو آپ نے پورا کرنا ہے ورنہ بہت سارے لوگ مجھے خط لکھ دیتے ہیں کہ ہم نے عہد کیا اور ہمارے جذبات میں ایک عجیب تبدیلی آگئی۔ صرف وقتی طور پر تبدیلی آنا کام نہیں ہے۔ اس تبدیلی کو مستقل اپنے ذہنوں میں بٹھانا کام ہے۔ اور پھر صرف بٹھانا نہیں بلکہ اس پر عمل کرنا بھی کام ہے۔

پس اس لحاظ سے ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جو آپ نے اپنے اوپر لی ہے اور خدا کو حاضر ناظر جانتے ہوئے لی ہے، اس کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔

حضور نے فرمایا: تبلیغ کے لئے ایک بہت بڑا ذریعہ مساجد کی تعمیر ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ’’مَیں کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں کہ اگر کہیں جماعت کو متعارف کروانا ہو، اسلام سے متعارف کروانا ہو، خود مسلمانوں کو آرگنائز کرنا ہو تو مسجد تعمیر کردو۔ بیلجیئم ان ملکوں میں سے ہے جہاں ابھی تک باقاعدہ مسجد نہیں۔ سینٹر بے شک ہیں۔ بڑی مالی قربانیاں کی ہیں سینٹرز خریدے گئے ہیں۔ برسلز میں خریدا ہے اور جگہ بھی ہیں اور تربیت کے لحاظ سے تو ٹھیک ہے آپ کرتے ہیں لیکن تبلیغی میدان جو ہے وہ بغیر مساجد کی تعمیر کے لوگوں کی اس طرف توجہ ہونے میں ایک بہت بڑی روک بن جاتا ہے۔ کیونکہ لوگ اس طرح توجہ نہیں کرتے۔ مسلمان ان ملکوں میں بہت سارے آئے ہیں وہ مسجد کو دیکھتے ہیں، اس طرف بھی توجہ کرنی چاہئے اور انصار اللہ جو چالیس سال کی عمر کے ہیں اور اس سے اوپر ہیں۔ یہ ایک ایسی عمر کا گروپ ہے Age Group جسے کہتے ہیں انگریزی میں یہ جو حصہ ہے اس گروپ میں جو لوگ ہیں ان میں عموماً آمدنی کے لحاظ سے بھی اچھے حالات ہوتے ہیں اس لئے مالی قربانی کی طرف انصار کو زیادہ توجہ دینی چاہئے۔

حضور نے فرمایا کہ مسجد سے کس حد تک تعارف پیدا ہوتا ہے۔ مَیں ابھی فرانس میں مسجد کا افتتاح کر کے آیا ہوں۔ وہاں لوگ احمدی جو تھے وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ ہماری مسجد کا اتنا تعارف ہوگا۔ نیشنل ٹی وی نے، اخباروں نے اور میڈیا نے جتنی کوریج دی ہے اس کو وہ کروڑوں تک بھی خرچ کرتے تو شاید تبلیغ وہاں تک نہ پہنچ سکتی جس طرح اس مسجد کی تعمیر سے پہنچ گئی۔ پھر برلن مسجد کی تعمیر ہے۔ مجھے کسی نے بتایا کہ یورو نیوز (Euro News) نے کافی وقت کی خبر دی ہے۔ یہاں فرنچ میں، جرمن میں، انگریزی میں خبریں آتی ہیں۔ تو احمدیت کی تبلیغ ہوئی اور اس سے لوگوں کو تعارف حاصل ہوا۔ ابھی جرمنی میں ہی تھا کہ ایک بوڑھی مائی برلن سے آئی کہ مَیں نے خلیفہ کو ملنا ہے۔ خلیفہ یہاں آئے ہوئے ہیں۔ اس سے پوچھا کہ کیسے پتہ لگا تو کہنے لگی مَیں نے ٹی وی پر دیکھا، اخبار میں پڑھا تو مجھے شوق پیدا ہوا کہ مَیں خود جا کر دیکھوں۔ تو اسی طرح اور لوگ بھی آئے مسجد دیکھنے کے لئے۔ اسی اخباروں کے تعارف کی وجہ سے اور تبلیغ کے نئے راستے بھی کھلے، بیعتیں بھی ہوئیں۔

حضور انور نے فرمایا: تو مسجد جو ہے ایک بہت بڑا راستہ ہے تبلیغ کا۔ اس کے لئے بھی سب سے پہلے وہ لوگ جن کی سوچیں Mature ہیں، جنہوں نے انصار اللہ ہونے کا اعلان کیا ہے ان لوگوں کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ صرف اس میں ایک دوسرے پہ الزام تراشیوں سے کچھ نہیں ہوگا۔ یہ کام نہیں کر رہا یا وہ کام نہیں کر رہا۔ اس سے نتیجے حاصل نہیں ہوسکتے۔ سب کو اکٹھا ہو کر اپنے رخوں اور اپنی سمتوں کا تعین کرنا ہوگا۔ اپنی منزلوں کا تعین کرنا ہوگا۔ اپنے ٹارگٹ مقرر کرنے ہوں گے۔ تب اس میں برکت بھی پڑے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ لوگ یہاں بھی اس قابل ہوں گے کہ یہاں مسجد تعمیر کرسکیں۔ یہاں بے شک مَیں نے کہا کہ تربیت کے لئے سینٹر ہیں لیکن جہاں مسجدیں ہماری نہیں ہیں یہی رپورٹ آتی ہے کہ جو مسلمانوں میں سے احمدی ہوتے ہیں شروع میں کمزور ہوتے ہیں۔ ابتدائی حالت ہوتی ہے۔ دوسرے مسلمان ان کو ورغلا کرلے جاتے ہیں کہ دیکھو انہوں نے تو مسجد نہیں بنائی۔ یہ تو مسلمان نہیں ہیں۔ سینٹر بنائے ہیں، ہال بنائے ہیں، کمرہ بنایا ہوا ہے جہاں یہ نماز پڑھتے ہیں۔ یہ اصل میں دکھاوے کی باتیں ہیں۔ اگر یہ مسلمان ہوتے تو سب سے پہلے مسجد بناتے۔ اور یہ بہت بڑی روک ہے تبلیغ میں۔ اس لئے اس طرف اب بہرحال توجہ کرنی چاہئے۔ اور اسی حوالے سے اب میں اپنی بات ختم کرتا ہوں کہ قربانیاں بے شک آپ نے کی ہیں اور کر رہے ہیں۔ جہاں تک میرا علم ہے کچھ رقم آپ کے پاس موجود بھی ہے لیکن مسجد بنانے کے لئے جگہ نہ مل سکی ہے۔ اس لئے کہ سب کی مل کر جو کوشش صحیح رنگ میں ہونی چاہئے وہ نہیں ہوئی۔ اگر آپ ایک ہو کر کوشش کریں تو انشاء اللہ اس میں برکت پڑ جائے گی۔ اور جو رقم آپ نے جمع کی ہے اس کا صحیح استعمال بھی ہو جائے گا۔ تو یہاں بھی مسجد بنانے کی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے اور اسی طرح آپ کو تبلیغ کے میدان میں بھی پہلے سے بڑھ کر توجہ دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اپنی تربیت کے لئے بھی آپ کو پہلے سے زیادہ توجہ پیدا ہو۔ اپنی اولادوں کی تربیت کی طرف بھی آپ کو پہلے سے زیادہ توجہ پیدا ہو اور سب سے بڑھ کر دعاؤں اور خدا تعالیٰ سے تعلق میں آپ بڑھنے والے ہوں۔ تبھی آپ حقیقی رنگ میں انصار اللہ کہلانے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اس ملک میں بھی احمدیت اسلام کا پیغام جلد سے جلد پھیلے اور ہم وہ ترقیاں دیکھیں جو مقدر ہیں اور جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا ہوا ہے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین

حضور انور نے فرمایا جماعت کی خاصی تعداد یہاں موجود ہے۔ جو مَیں نے انصار اللہ سے باتیں کی ہیں وہ سب کے لئے ہیں۔ اس طرف توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے اور اللہ کرے کہ جلد سے جلد ہم یہاں ترقیاں دیکھیں اور جلد سے جلد آپ کی طرف سے مجھے خوشخبریوں کی اطلاع ملنے لگ جائے۔ اللہ کرے۔ آمین۔ دعا کرلیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب بارہ بج کر پچاس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی دعا کروائی۔ دعا کے بعد انصار کے ایک گروپ نے کورس کی صورت میں دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ جس کے بعد نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کے حصہ میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور بچیوں کے مختلف گروپس نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تمام بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مشن ہاؤس کے اس حصہ میں تشریف لے گئے جو چھوٹے کم عمر بچوں والی خواتین کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان بچوں کو بھی ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے مشن ہاؤس کے کھلے احاطہ میں تشریف لے آئے۔

جماعت کے نوجوان بچوں نے ایک "VIP Reception Package" تیار کیا تھا جس میں مقامی زبان میں اسلام کے بارہ میں اور جماعت کے تعارف پر مشتمل مختلف پمفلٹس وغیرہ تھے۔ ایک نوجوان رضوان احمد نے یہ پیکیج حضور انور کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا یہ تم نے تیار کیا ہے۔ موصوف نے بتایا کہ ہم سب نے مل کر تیار کیا ہے۔ موصوف نے درخواست کی کہ حضور انور اس پر دستخط فرمادیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اس پر دستخط فرمائے۔ بعد ازاں نیشنل مجلس عاملہ جماعت بیلجیئم، نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ اور سیکورٹی کی ڈیوٹی دینے والے خدام نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ نے مارکی میں تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ ملک بھر کی تمام جماعتوں اور مجالس سے آنے والے احباب جماعت انصار، خدام، لجنہ اور اطفال وناصرات نے حضور انور کی اقتداء میں نمازیں ادا کیں۔ فرانس، جرمنی، یوکے اور بعض دیگر یورپی ممالک سے آنے والے مہمان بھی موجود تھے۔ ایک ہزار کے لگ بھگ حاضری تھی۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

بیلجیئم سے لندن کے لئے روانگی

پروگرام کے مطابق اب بیلجیئم سے لندن (یوکے) کے لئے روانگی تھی۔ دو بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور اجتماعی دعا کروائی۔ اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور قافلہ برسلز مشن ہاؤس سے فرانس کی بندرگاہ کیلئے (Calais) کے لئے روانہ ہوا۔

احباب جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ ہر طرف سے حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے سبھی عشاق کے ہاتھ بلند تھے اور فی امان اللہ اور خدا حافظ کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔

امیر صاحب بیلجیئم، صدر صاحب خدام الاحمدیہ بیلجیئم اور خدام کی سیکورٹی ٹیم پر مشتمل دو گاڑیاں قافلہ کے ساتھ تھیں۔ قریباً ایک گھنٹہ چالیس منٹ کے سفر کے بعد چار بجے سہ پہر Calais کی بندرگاہ پر آمد ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت کچھ دیر کے لئے گاڑی سے باہر تشریف لائے اور امیر صاحب بیلجیئم اور بیلجیئم سے ساتھ آنے والے دوسرے خدام نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ امیگریشن کی کارروائی اور کلیئرنس کے بعد دو گاڑیاں کیلے فیری ٹرمینل کے پارکنگ میں پہنچیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے گاڑی سے باہر تشریف لائے اور اپنے خدام سے گفتگو فرمائی۔

پونے پانچ بجے گاڑیاں "Pride of Burgandi" نامی فیری میں داخل ہوئیں اور پانچ بج کر دس منٹ پر فیری انگلستان کی بندرگاہ ڈوور (Dover) کے لئے روانہ ہوئی۔ قریباً ایک گھنٹہ چالیس منٹ کے سفر کے بعد انگلستان کے مقامی وقت کے مطابق شام چھ بجے فیری Dover کی بندرگاہ پر پہنچی۔ انگلستان اور فرانس کے وقت میں ایک گھنٹہ کا فرق ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فیری سے باہر تشریف لائے تو ٹرمینل کی عمارت کے سامنے مکرم امیر صاحب یوکے، مکرم عطاء المجیب صاحب راشد مبلغ انچارج یوکے، مکرم صدر صاحب انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور دیگر جماعتی عہدیداران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام احباب کو شرف مصافحہ عطا فرمایا اور کچھ دیر امیر صاحب یوکے سے گفتگو فرمائی۔

بعد ازاں قافلہ Dover سے مسجد فضل لندن کے لئے روانہ ہوا۔ ڈوور سے لندن کا فاصلہ 109 میل ہے۔ شام آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد فضل لندن تشریف آوری ہوئی جہاں مسجد فضل کے احاطہ میں مرد وخواتین اور بچوں کی ایک بڑی تعداد نے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ بچے اور بچیاں اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے ’’یا امیر المومنین اھلاً وسھلاً ومرحبا‘‘، ’’یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی‘‘ اور دیگر استقبالیہ نغمات پڑھ رہے تھے۔ مسجد کے احاطہ کو خوبصورت جھنڈیوں اور رنگ برنگی روشنیوں سے سجایا گیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ گاڑی سے باہر تشریف لائے تو

ایک بچے اور بچی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو پھولوں کے گلدستے پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے بچوں اور بچیوں کے پاس کھڑے رہے اور پھر اپنا ہاتھ ہلاتے ہوئے سب کو السلام علیکم کہا اور مرد احباب کے درمیان سے گزرتے ہوئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل میں تشریف لاکر نماز عشاء پڑھائی۔ نماز کی ادئیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے

قافلہ کے ارکان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس تاریخی سفر میں حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کے علاوہ جن احباب کو حضور انور کی معیت کی سعادت عطا ہوئی ان میں مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال لندن۔ مکرم بشیر احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)۔ حافظ اعجاز احمد صاحب شعبہ ریویو آف ریلیجنز)، مکرم میجر محمود احمد صاحب افسر حفاظت، مکرم محمد احمد صاحب نائب افسر حفاظت۔ مکرم محمود احمد خان صاحب (عملہ حفاظت خاص) ناصر احمد سعید صاحب عملہ حفاظت۔ نصیر الدین ہمایوں صاحب عملہ حفاظت، خواجہ عبدالقدوس صاحب عملہ حفاظت، خاکسار عبدالماجد صاحب طاہر۔ (ایڈیشنل وکیل التبشیر) شامل ہیں۔ نیز ڈاکٹر عبدالمومن جدران صاحب اور ندیم احمد امینی صاحب کو قافلہ کی دو گاڑیاں ڈرائیو کرنے کی سعادت عطا ہوئی۔ جرمنی سے مکرم عبداللہ سپرا صاحب کو بھی قافلہ میں شامل ہونے کی سعادت عطا ہوئی۔

☾ ☾ ☾ ☾ ☾

بقیہ اختتامی خطاب حضور انور از صفحہ اول

مذہب ہے جس کے سچے پیروؤں کو خدا تعالیٰ نے تمام گزشتہ راستبازوں کا وارث ٹھہرایا ہے اور ان کی متفرق نعمتیں اس امت مرحومہ کو عطا فرمائی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں کہ وحی الٰہی ایک ایسی شے ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ سے پوری طرح صلح نہ ہو اور اس کی اطاعت کے لئے پوری طرح گردن نہ رکھ دی جائے تب تک کسی کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ فرمایا: اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ نزول وحی ان کے ساتھ وابستہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں مستقیم اور مسلمان ہیں۔ مکالمہ الٰہیہ اور رؤیاء صادقہ سے اولیاء کو حصہ ملتا ہے۔ پس ایک حقیقی مسلمان کا یہ عقیدہ ہونا چاہئے اور خدا کے فضل سے اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کو مان کر ہمارا یہ پختہ عقیدہ ہے کہ اللہ جس طرح اپنی تمام صفات کا پہلے جامع تھا اب بھی ہے اور اپنے ولیوں پر صرف الہام کرنے کی طاقت نہیں رکھتا بلکہ کرتا ہے۔ حیرت ہے کہ جو امتیاز اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے مخصوص کیا ہے مسلمان اس اعزاز کو لینے سے انکاری ہیں۔ صرف اس لئے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے مسیح موعود ہونے اور غیر تشریعی نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا ہے اور اعلان فرمادیا ہے کہ خدا تعالیٰ مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے شمار الہام کئے اور ان کی سچائی خدا نے ثابت بھی فرمائی اور ان میں سے ایک ہے کہ خدا تیرے ساتھ اور تیرے پیاروں کے ساتھ ہے۔ فرمایا اور آج ہر احمدی گواہ ہے کہ خدا کی تائیدات اس کے پیاروں کے ساتھ ہیں۔ دشمنوں نے آپؑ پر حملے کئے، مقدمات میں گھسیٹا لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو پہلے سے خبر دے دی کہ دشمن آپؑ کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتے اور دنیا نے دیکھا کہ دشمن نہ صرف ناکام ہوئے بلکہ عبرت کا نشان بنے۔ خواہ برصغیر کے دشمن تھے یا امریکہ میں اُٹھنے والے۔ پس کم عقل اور کمزور ایمان والے ہیں وہ لوگ! جو کہتے کہ اللہ نے اپنے الہام اور وحی کے دروازے بند کر دیئے ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بصیرت افروز خطاب کو جاری رکھتے ہوئے لغت کے حوالہ سے وحی کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت امام راغب رحمۃ اللہ علیہ مفردات راغب میں وحی کے معنیٰ لکھتے ہیں کہ وحی کے اصل معنی جلدی کئے گئے اشارے کے ہیں یا تیزی سے اشارہ کرنے کے ہیں اور چونکہ اس میں سُرعت ہے اس لئے کہا گیا اَمْرٌ وَحْیٌ اور یہ اشارہ کبھی جوارح کے ذریعہ اور کبھی کتابت کے ذریعہ ہوتا ہے اور اس الٰہی کلام کو بھی جو خدا تعالیٰ کے انبیاء اور اولیاء کی طرف پہنچایا جائے، وحی کہا جاتا ہے۔ اب دیکھیں کہ جب ہم کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف وحی آتی ہے تو شور پڑ جاتا ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی کہتے ہیں جبکہ امام راغب رحمہ اللہ تعالیٰ اولیاء پر بھی وحی کے قائل ہیں۔ اس وضاحت کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں کن کن مواقع پر وحی کا ذکر فرماتا ہے۔ قرآن مجید میں مختلف جگہوں پر انسان کے علاوہ دیگر چیزوں پر وحی کے آنے کا ذکر ملتا ہے علاوہ اس کے انسانوں میں غیر نبیوں پر بھی وحی کے آنے کا ذکر ملتا ہے مثلاً اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

اِذْ اَوْحَیْنَا اِلٰی اُمِّکَ مَا یُوْحٰی اَنِ اقْذِفِیْہِ فِی التَّابُوْتِ فَاقْذِفِیْہِ فِی الْیَمِّ فَلْیُلْقِہِ الْیَمُّ بِالسَّاحِلِ یَاْخُذْہُ عَدُوٌّ لِّیْ وَعَدُوٌّ لَّہٗ وَاَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّۃً مِّنِّیْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ۔ (طٰہٰ:۳۹-۴۰)

ترجمہ: کہ جب ہم نے تیری ماں کی طرف وہ وحی کی جو وحی کی جاتی ہے کہ اسے صندوق میں ڈال دے پھر اسے دریا میں ڈال دے پھر دریا اسے ساحل پر جا پھینکے تا کہ میرا دشمن اور اس کا دشمن اسے اٹھا لے اور میں نے تجھ پر اپنی محبت انڈیل دی اور تا کہ یہ بھی ہو کہ تو میری آنکھ کے سامنے پروان چڑھے۔

پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی طرف وحی کئے جانے کا یوں ذکر آتا ہے:

وَاِذْ اَوْحَیْتُ اِلَی الْحَوَارِیّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِیْ وَبِرَسُوْلِیْ قَالُوْا اٰمَنَّا وَاشْھَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ۔

ترجمہ: اور جب میں نے حواریوں کی طرف وحی کی کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لے آؤ تو انہوں نے کہا ہم ایمان لے آئے، پس گواہ رہ کہ ہم فرمانبردار ہو چکے ہیں۔ (مائدہ: ۱۱۲)

پس جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتا ہے اس پر واجب ہے کہ اس بات پر ایمان رکھے کہ خدا اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے وحی کرتا ہے خواہ رسول ہوں یا غیر رسول جیسا کہ خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں پر وحی کی۔

پس اے منصفو! اور عقلمندو! غور کرو کہ اس امت کے مردوں پر جو خیر امت کہلاتی ہے کیوں وحی نہیں ہو سکتی جبکہ پہلی قوموں کی عورتوں پر بھی وحی ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہامًا فرمایا کہ ہم تیری مدد کرنے کے لئے لوگوں کو آسمان سے وحی کریں گے۔ چنانچہ آپؑ کو الہام ہوا: وَیَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِنَ السَّمَآءِ پھر آسمان کی طرف بھی وحی کئے جانے کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

فَقَضٰھُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِیْ یَوْمَیْنِ وَاَوْحٰی فِیْ کُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَھَا وَزَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ وَحِفْظًا ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ۔ (حٰم سجدہ: ۱۳)

پس اُس نے ان کو دو زمانوں میں سات آسمانوں کی صورت میں تقسیم کر دیا اور ہر آسمان کے قوانین اس میں وحی کئے اور ہم نے دنیا کے آسمان کو چراغوں اور حفاظت کے سامانوں کے ساتھ مزیّن کیا۔ یہ کامل غلبہ والے (اور) صاحب علم کی تقدیر ہے۔

پھر زمین کے متعلق فرمایا کہ وہ اپنی خبروں کو کس طرح بیان کرے گی۔ فَیَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَھَا بِاَنَّ رَبَّکَ اَوْحٰی لَھَا کہ اس دن وہ اپنی خبر بیان کرے گی کیونکہ تیرے رب نے اسے وحی کی ہوگی۔ یہ دراصل آخری زمانے کے حالات کے متعلق فرمایا کہ حالات کی جو تبدیلی ہوگی ان تبدیلیوں کو زمین ظاہر کرے گی۔ پھر شہد کی مکھی پر وحی کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاَوْحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا یَعْرِشُوْنَ۔ (النحل ٦٩) ترجمہ: اور تیرے ربّ نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی کہ پہاڑوں میں بھی اور درختوں میں بھی اور ان (بیلوں) میں جو وہ اونچے سہاروں پر چڑھاتے ہیں گھر بنا۔

اب یہ وحی تھی کہ کہاں کہاں گھر بنانے ہیں۔ فرمایا:

ثُمَّ کُلِیْ مِنْ کُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُکِیْ سُبُلَ رَبِّکِ ذُلُلًا یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِھَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُہٗ فِیْہِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ۔ (النحل ٧٠)

ترجمہ: پھر ہر قسم کے پھلوں میں سے کھا اور اپنے ربّ کے رستوں پر عاجزی کرتے ہوئے چل ان کے پیٹوں میں سے ایسا مشروب نکلتا ہے جس کے رنگ مختلف ہیں اور اس میں انسانوں کے لئے ایک بڑی شفا ہے۔ یقیناً اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے بہت بڑا نشان ہے۔

فرمایا چھتے بنانے کے بعد شہد بنانے کا ذکر ہے اور پھر یہ ذکر کہ یہ تمہارے لئے اور عقل رکھنے والوں کے لئے نشان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مثالیں دیکر سمجھایا کہ کارخانہ قدرت وحی پر بنیاد کرتا ہے۔ فرمایا سائنسدانوں نے تو شہد کی مکھی کے متعلق حیرت انگیز حقائق اب بیان کئے ہیں لیکن قرآن مجید کی شان ہے کہ اس نے اس ضمن میں چودہ سو سال پہلے ذکر کر دیا کہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ہر چیز کا مقصد ہے اور جو بھی کام وہ سرانجام دیتی ہے وہ اس کے سپرد ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کی صورت میں اس کو حکم ملتا ہے اور یہی چیز روحانی نظام میں بھی جاری ہے کہ جس طرح وحی کے بغیر جسمانی نظام نہیں چل سکتا اسی طرح روحانی نظام بھی نہیں چل سکتا۔ تو بہر حال وحی کا ایک نظام ہے جو جاری نظام ہے۔ یہاں پر یَتَفَکَّرُوْنَ کہہ کر بتایا کہ غور کرو جو انسانوں پر وحی ہوتی ہے یہ وحی روحانی شفاء کے لئے ہوتی ہے اور ہر زمانے میں شفا کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ یا تو نئی شریعت اُتارتا ہے یا اس شریعت کو جسے اس نے انبیاء کے ذریعہ جاری کیا ہوتا ہے آگے بڑھاتا ہے تا کہ قوموں کی جو روحانی حالت میں زوال آجاتا ہے اس وحی کے ذریعہ سے اسے دُور کیا جائے اور انسانوں کو تازہ بتازہ ایمان نصیب ہو اور جو مقام تمام انبیاء میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا ہے اس لحاظ سے آپ کی وحی کا مقام سب سے اونچا ہے آپؐ افضل الرُّسُل ہیں اور قیامت تک کیلئے آپ کو عطا کردہ وحی کے اصول جاری رہیں گے۔

اور اسی قرآنی وحی کو وحی کی تفسیر کے لئے اور اس کو سمجھانے کے لئے اللہ تعالیٰ چودہ سو سال میں مجددین اور اولیاء کو بھیجتا رہا ہے جو اپنے اپنے دائرہ میں روشنی پھیلاتے رہے ہیں اور آج کے اس دور میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو اسی غرض کے لئے امام مہدی اور مسیح موعود بنا کر بھیجا ہے تا کہ وہ قرآنی وحی جو شفا اور رحمت ہے آپؑ اسے تمام دنیا تک پہنچائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں وہ خدا جو اس دنیا کا بنانے والا اور آئندہ زندگی عطا کرنے والا ہے قدیم سے اس کا قانون ہے کہ وہ اپنے بندوں سے کلام کرتا ہے پھر وہ یقین کے چشمہ سے اس لائق ہو جاتے ہیں کہ وہ خدا تک پہنچ

سکیں اور فرماتے ہیں جب خدا کی محبت ٹھنڈی ہو جاتی ہے تو خدا اپنے بندوں میں سے کسی کو الہام دیکر کھڑا کر دیتا ہے سو اس زمانہ میں اپنے ہاتھ سے خدا تعالیٰ نے صاف کر کے جسے کھڑا کیا ہے وہ یہی عاجز ہے۔

آپؑ کو اللہ تعالیٰ نے الہامًا فرمایا تھا۔ وَاصْنَعِ الْفُلْکَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا وَقُمْ وَاَنْذِرْ اِنَّکَ مِنَ الْمَأمُوْرِیْنَ کہ اس کشتی کو ہماری نگرانی اور ہماری وحی کے مطابق بنا اور کھڑا ہو جا اور لوگوں کو ڈرا اور تُو مامورین میں سے ہے۔ پس اس کے بعد سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ زمین و آسمان کی آفات کا ایک سلسلہ جاری ہے اور یہ خدا تعالیٰ کی آپ پر وحی اُترنے کی ایک روشن دلیل ہے۔ انسانوں پر خدا تعالیٰ کس طرح وحی نازل فرماتا ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

وَمَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّکَلِّمَہُ اللّٰہُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ یُرْسِلَ رَسُوْلًا فَیُوْحِیَ بِاِذْنِہٖ مَا یَشَآءُ اِنَّہٗ عَلِیٌّ حَکِیْمٌ۔ (شوریٰ:۵۲)

ترجمہ: اور کسی انسان کے لئے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر وحی کے ذریعہ یا پردے کے پیچھے سے یا کوئی پیغام رساں بھیجے جو اس کے اِذن سے جو وہ چاہے وحی کرے۔ یقیناً وہ بہت بلند شان (اور) حکمت والا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

کلامِ الٰہی کی تین قسمیں ہیں وحی۔ رؤیا۔ کشف۔ وحی وہ ہے جو کسی واسطہ کے بغیر نبی کے پاک اور مطہّر دل پر نازل ہو اور یہ کلام زیادہ صاف اور روشن ہوتا ہے۔ اس کی مثال یوں دی جاسکتی ہے کہ مثلاً یہ حافظ صاحب نابینا جو ہمارے سامنے بیٹھے ہیں وہ ہمارے کلام کے سننے میں ہرگز کوئی غلطی نہیں کرتے اور نہیں جانتے کہ سُنی ہوئی آواز ہمارے غیر کی آواز ہوسکتی ہے۔ اگرچہ وہ ظاہری آنکھ سے ہمیں نہیں دیکھ رہے۔ دوسری قسم رؤیا اور خواب ہے کہ یہ کلام رنگین اور لطیف ہوتا ہے اور اس میں کنایہ ہوتا ہے اور وہ ذوالوجوہ ہوتا ہے جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے دونوں مبارک ہاتھوں میں دو کنگنوں کا دیکھنا یا اپنی ایک بیوی کے سب سے زیادہ لمبے ہاتھ دیکھنا یا گائے وغیرہ کو دیکھنا اس قسم کا کلام تعبیر طلب ہوتا ہے تیسری قسم کلام کی کشف ہے اور یہ تمثّل کی صورت میں ہوتا ہے چاہے وہ بصورت جبرائیل علیہ السلام ہو یا کسی اور فرشتہ یا کسی دوسری چیز کی صورت میں ہو...... پس آیت اَنْ یُّکَلِّمَہُ اللّٰہُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ یُرْسِلَ رَسُوْلًا میں سوائے مذکورہ بالا تین طریقوں کے کلامِ الٰہی کا اور کوئی طریق نہیں بتایا گیا۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فرمان ہے کہ جو بھی وحی اللہ تعالیٰ کے انبیاء پر نازل ہوتی ہے ان کا کام صرف یہ ہے کہ وہ اسے بغیر کچھ چھپائے صاف صاف طور پر پہنچا دیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ارشاد تھا بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ پس انبیاء کا کام صرف پیغام پہنچا دینا ہے اس کو زبردستی منوانا نہیں ہے۔ وہ صرف یہ بتاتے ہیں کہ اگر قبول کروگے تو یہ فائدہ ہوگا اور اگر نہ مانوگے تو یہ نقصان ہوگا لیکن یہ ضرور ہے کہ وہ نہ ماننے پر دل ہی دل میں کُڑھتے اور تکلیف محسوس کرتے ہیں جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا: لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَفْسَکَ اَلَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ کہ کیا تو اپنی جان کو اس غم میں ہلاک کر دے گا کہ وہ ایمان نہیں لاتے۔

فرمایا: یہی کام آج کے اس دَور میں آپؐ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو حقیقی رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام انبیاء کے اس مقام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

انبیاء بوجہ اس کے کہ ہمدردی بنی نوع اس کے دل میں کمال درجہ کی ہوتی ہے، چاہتے ہیں کہ اس پیغام پر سب لوگ ایمان لے آئیں اور اس کے لئے وہ خدا کے حضور روتے اور گڑگڑاتے ہیں لوگ سوتے ہیں اور وہ ان کی خاطر جاگتے ہیں اور دنیا کی ہر مصیبت کو بخوشی اپنے پر وارد کر لیتے ہیں تا لوگوں پر ثابت ہو جائے کہ خدا موجود ہے۔ وہ جانی دشمنوں کی ہمدردی میں مرتے رہتے ہیں اور اس میں سب سے اعلیٰ نمونہ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اور قرآن مجید میں گذشتہ انبیاء کی قوموں کی مثالیں دے کر واضح فرما دیا کہ ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا جو نافرمان ہوتے ہیں اور جو انبیاء کو قبول کرتے ہیں انجام کار وہ تبھی کامیاب ہوتے ہیں جب وہ اپنے نفسوں کو پاک کرتے ہیں اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کرنے والے بنتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا اَنْصَارَ اللّٰہِ کَمَا قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَۃٌ مِّنْ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ وَکَفَرَتْ طَّآئِفَۃٌ فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلٰی عَدُوِّھِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰھِرِیْنَ۔ (سورہ الصّف:۱۵)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کے اَنصار بن جاؤ جیسا کہ عیسیٰ بن مریم نے حواریوں سے کہا تھا (کہ) کون ہیں جو اللہ کی طرف راہ نمائی کرنے میں میرے انصار ہوں؟ حواریوں نے کہا ہم اللہ کے انصار ہیں۔ پس بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ ایمان لے آیا اور ایک گروہ نے انکار کر دیا پس ہم نے اُن لوگوں کی جو ایمان لائے اُن دشمنوں کے خلاف مدد کی تو وہ غالب آگئے۔

پس جیسا کہ مَیں نے کہا انبیاء کے ماننے والوں کی ذمہ داری ہے کہ اس پیغام کو پہنچائیں جو نبی پر اترا ہو۔ اللہ کو مدد کی ضرورت نہیں وہ اس بات پر خود قدرت رکھتا ہے مگر انبیاء اپنے ماننے والوں سے اس لئے مدد چاہتے ہیں کیونکہ ان کا فرض ہے کہ خدا کی طرف سے آنے والے پر ایمان لاکر اور اس کی مدد کر کے ثواب میں حصہ دار بن جائیں حالانکہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کے لئے خود ہی کافی ہے۔ چنانچہ جنگ بدر میں، جنگ حنین میں ہم اس کی مثالیں دیکھتے ہیں کہ کس طرح مومنین کی بے سروسامانی کے باوجود اور اس بات کے باوجود کہ بعض لوگ جنگ حنین میں آپؐ کو چھوڑ کر چلے گئے تھے پھر بھی اللہ تعالیٰ نے نبی کو کامیابی عطا فرمائی۔ پس اگر مومن اپنی ذمہ داری کا حق ادا کریں گے تو حواری ہونے کا صحیح حق ادا کریں گے اور آج یہی کام ہر احمدی کا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لایا ہے کہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ کا نعرہ لگا کر اس مشن کی کامیابی کے لئے تیار ہو جائیں اور اس کام کو پورا کرنے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کوئی عام مصلح اور مجدد نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں نبی اور رسول بنایا ہے۔ آپؑ اپنی بعثت کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

خدا نے زمانے کی موجودہ حالت دیکھ کر اور زمین کی گمراہی اور ضلالت دیکھ کر مجھے تبلیغ حق کے لئے بھیجا ہے۔ فرمایا: پس آج دنیا کی بقا اسی میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی آواز پر کان دھرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا حق تبھی ادا ہوسکتا ہے جب آپ کے غلام صادق کی غلامی میں آجائیں۔ یاد رکھو کہ اس مقصد کے حصول کے لئے خاص کوشش کے ساتھ دعوت الی اللہ کی پلاننگ کرنے کی ضرورت ہے۔ صرف دو چار فیصد تک ہم پیغام پہنچا کر ہم سبکدوش نہیں ہوسکتے۔ دنیا پاک تبدیلی چاہتی ہے لیکن خود غرض اور نام نہاد علماء اور بعض حکومتی سربراہوں نے روکاوٹیں کھڑی کر رکھی ہیں لیکن ہدایت دینا خدا کا کام ہے اور اس کے لئے دعاؤں کی بہت ضرورت ہے اور بے چینی کے ساتھ دعائیں کرنے کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی خدا تعالیٰ نے الہامًا فرمایا تھا کہ لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَفْسَکَ اَلَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ آج خدا تعالیٰ نے ہمیں وہ ذرائع عطا فرما دیئے ہیں جن کے ذریعہ تبلیغ کے راستے کھل گئے ہیں لیکن اس کے لئے ہمیں انقلابی نمونے پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ پس تبلیغ کے ساتھ اپنے اعمال میں تبدیلی پیدا کریں تا کہ جو انقلاب آئے وہ عارضی نہ ہو بلکہ مستقل ہو۔ پس عرش پر ایک ارتعاش پیدا کریں۔ اٹھیں دعائیں کریں کہ عرش سے اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ کی آوازیں آنے لگ جائیں اور آج اس مقصد کے حصول کے لئے ایشیاء امریکہ یوروپ جزائر اور افریقہ کے رہنے والے احمدیوں کا فرض ہے کہ مسیح موعودؑ کے اس پیغام کو اپنے ہر شہر اور ہر گلی میں پہنچا دیں۔ اے ہندوستان اور پاکستان کے احمدیو! تمہارا فرض ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو دنیا میں پھیلاؤ کیونکہ خدا کا مسیح وہاں پیدا ہوا اور اے عرب کے رہنے والو! تمہارا فرض بنتا ہے کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہو جسمانی اعتبار سے بھی۔ اور روحانی اعتبار سے بھی پس مسیح موعود کے پیغام کو اپنے عرب بھائیوں تک پہنچاؤ۔ جنہوں نے مسیح موعود کو مان لیا ہے ان کا فرض بنتا ہے کہ مسیح موعودؑ کے مشن کے لئے دعائیں کریں جن کو موقع ملے وہ خانہ کعبہ اور مسجد نبوی میں جا کر روئیں اور چلائیں۔ مجھے خوشی ہے کہ عرب تبلیغ کا حق ادا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

آخر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس موقع پر واقفین نو، واقفین زندگی، اسیران راہِ مولیٰ، شہدائے احمدیت اور تمام عالم اسلام اور پوری دنیا کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

خصوصی درخواست دُعا

محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم ومغفور کی صحت ان دنوں کمزور ہے اور پیٹ کے عوارض میں مبتلاء ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور فعال و بابرکت زندگی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان)

درخواست دُعا

محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس کار پرداز بھارت کچھ عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ موصوف کے گردے میں پتھری ہے اور کافی کمزوری محسوس کر رہے ہیں۔ قارئین بدر سے موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اسی طرح بعض اور درویشان کرام بھی ضعف اور مختلف عوارضات کے سبب علیل ہیں سب کی صحت و تندرستی اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ادارہ بدر)

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
کریڈٹ کارڈ کی سہولت موجود ہے
فون دکان: 6212837 رہائش: 6214840

نورتن جیولرز ربوہ
فون: 6214214 فون گھر: 047-6211971
فون دکان: 6216216

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر:18367 مَیں منور حسین ولد مکرم دلور حسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 37 سال تاریخ بیعت 1999 ساکن سلی گوڑی ڈاکخانہ سلی گوڑی ضلع دارجلنگ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: دو کٹھہ پر مشتمل رہائشی مکان قیمت ڈھائی لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عبدالحمید کریم العبد: منور حسین گواہ : محمد رزاق

وصیت نمبر:18368 مَیں عبدالغفار ولد مکرم نیاز الدین دفتری صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 38 سال تاریخ بیعت 1998 ساکن ویوسکا نند روڈ ڈاکخانہ سلی گوڑی بازار ضلع دارجلنگ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عبدالحمید کریم العبد: عبدالغفار گواہ : شیخ محمد علی

وصیت نمبر:18369 مَیں عائشہ بیگم زوجہ مکرم عبدالغفار صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال تاریخ بیعت 1998 ساکن ویوسکا نند روڈ ڈاکخانہ سلی گوڑی بازار ضلع دارجلنگ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے منقولہ جائیداد میں صرف حق مہر پانچ ہزار روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : عبدالحمید کریم الامۃ: عائشہ بیگم گواہ : شیخ محمد علی

وصیت نمبر:18370 مَیں قدوس دفتری ولد مکرم نیاز الدین دفتری صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 40 سال تاریخ بیعت 1999 ساکن سلی گوڑی ڈاکخانہ سلی گوڑی ضلع دارجلنگ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: دو کٹھہ پر مشتمل رہائشی مکان قیمت ڈھائی لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عبدالحمید کریم العبد: قدوس دفتری گواہ : سلطان احمد ظفر

وصیت نمبر:18371 مَیں شمس النہار بیگم زوجہ مکرم قدوس دفتری صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال تاریخ بیعت 1998 ساکن سلی گوڑی ڈاکخانہ سلی گوڑی ضلع دارجلنگ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: طلائی زیورات: انگوٹھی دو گرام چوڑیاں چار گرام۔ حق مہر بذمہ خاوند پانچ ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : سلطان احمد ظفر الامۃ: شمس النہار بیگم گواہ : قدوس دفتری

وصیت نمبر:18372 مَیں عبدالکریم ولد مکرم حسین علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت عمر 50 سال تاریخ بیعت 1993 ساکن کالی جوت ڈاکخانہ پھانسی داوا ضلع دارجلنگ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: چھیاسٹھ ڈسمل زمین قیمت ایک لاکھ روپے، رہائشی مکان چار ڈسمل پر قیمت ایک لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از زراعت ماہانہ -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : عبدالحمید کریم العبد: عبدالکریم گواہ : سلطان احمد ظفر

وصیت نمبر:18373 مَیں آمنہ بیگم زوجہ مکرم محمد انعام البشیر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال تاریخ بیعت 1993 ساکن نکر گچھ ڈاکخانہ پھانسی دیوا ضلع دارجلنگ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: باسٹھ ڈسمل زرعی زمین قیمت پچاس ہزار روپے۔ حق مہر پانچ ہزار روپے سے آٹھ ڈسمل زمین خریدی ہے جس کی قیمت دس ہزار روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ محمد علی الامۃ: آمنہ بیگم گواہ : محمد انعام البشیر

وصیت نمبر:18374 مَیں اشرف علی ولد مکرم شدیر علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 54 سال تاریخ بیعت 1998 ساکن منگل باری ڈاکخانہ چالشا ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: چار کٹھہ زمین مکان سمیت قیمت چالیس ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : امین الرحمٰن العبد: اشرف علی گواہ : سلطان احمد ظفر

وصیت نمبر:18375 مَیں عبدالعزیز ولد مکرم عبدالرحمٰن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال تاریخ بیعت 1998 ساکن چیپادواڈاکخانہ چول ہٹی ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ فی الحال میری ذاتی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ آبائی جائیداد سے جب کچھ ملے تو دفتر کو اطلاع کردوں گا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3728 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : عبدالحمید کریم العبد: عبدالعزیز گواہ : سلطان احمد ظفر

وصیت نمبر:18376 مَیں منصور علی ولد مکرم مسیر علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 45 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن سرکار بارہ ڈاکخانہ ہرسن نگر ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: پانچ کٹھہ زمین مکان سمیت قیمت سات ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : امین الرحمٰن العبد: منصور علی گواہ : سلطان احمد ظفر

وصیت نمبر:18377 مَیں عبدالغفور منشی ولد مکرم شمشیر علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 38 سال تاریخ بیعت 2003 ساکن بلرام پور ڈاکخانہ کھُنیاں ضلع اُتّر دیناج پور صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: نصف کٹھہ زمین پر کچا مکان قیمت پندرہ سو روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عبدالحمید کریم العبد: عبدالغفور منشی گواہ : سلطان احمد ظفر

وصیت نمبر:18378 مَیں ابوالقاسم ولد مکرم شمشیر علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 40 سال تاریخ بیعت 1995 ساکن پر بادیوگاؤں ڈاکخانہ دیوگاؤں ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: اڑھائی بیگھہ زرعی زمین اور اس پر ایک مکان قیمت پچھتّر ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : شیخ محمد علی العبد: ابوالقاسم گواہ : سلطان احمد ظفر

وصیت نمبر:18379 مَیں حمید الاسلام ولد مکرم عبدالرحمٰن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 42 سال تاریخ بیعت 1995 ساکن اتر ماٹی الی ڈاکخانہ مٹا گوڑی ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: پانچ کٹھہ زمین مکان سمیت قیمت آٹھ ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : امین الرحمٰن العبد: حمید الاسلام گواہ : شیخ محمد علی

وصیت نمبر:18380 مَیں افیض الرحمٰن ولد مکرم سمیر علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 54 سال تاریخ بیعت 1996 ساکن دکن سال باڑی ڈاکخانہ ڈراماری ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: بارہ ڈسمل زمین پر ایک مکان قیمت پچیس ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ محمد علی العبد: افیض الرحمٰن گواہ : سلطان احمد ظفر

وصیت نمبر:18381 مَیں عبدالرزاق ولد مکرم مجید الحق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 43 سال تاریخ بیعت 1993 ساکن شلبری گھاٹ ڈاکخانہ شوناپور ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: دو کٹھہ زمین قیمت پانچ ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ محمد علی العبد: عبدالرزاق گواہ : امین الرحمٰن

وصیت نمبر:18678 مَیں محمد رزاق ولد مکرم محمد یوسف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 20 سال تاریخ بیعت 2002ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 23.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ فی الحال خاکسار کی کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4790 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد سرور العبد: محمد رزاق گواہ : محمد خیراللہ

وصیت نمبر:18679 مَیں نسیمہ اختر زوجہ مکرم عبدالرشید صاحب گنائی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 57 سال پیدائشی احمدی ساکن بھدرواہ ڈاکخانہ بھدرواہ ضلع ڈوڈہ صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل: مکان اڑھائی مرلہ پر واقع قادیان۔ زیورات طلائی: کڑا ایک عدد 14.150 گرام۔ چین ایک عدد 20.900 گرام۔ انگوٹھی تین عدد 13.700 گرام۔ ٹاپس ایک جوڑی 8.600 گرام۔ بالی دو عدد 3.750 گرام۔ کوکا ایک عدد دورتی۔ حق مہر تین ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/14150 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : عنایت اللہ منڈاشی الامۃ: نسیمہ اختر گواہ : عبدالرشید گنائی

وصیت نمبر:18680 مَیں عظمت اللہ خان ولد مکرم غنی اللہ خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 23.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز — الیس اللہ بکاف عبدہ — **کاشف جیولرز**

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ — گولبازار ربوہ

فون 047-6213649 — 047-6215747

جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔فی الحال خاکسار کی کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ............-/روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ منان العبد:عظمت اللہ خان گواہ : رفیق خان

وصیت نمبر:18681 مَیں محمد اکبر ولد مکرم سید کریم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر19 سال ساکن کٹا شپور ڈاکخانہ نیریڑ پلی ضلع ورنگل صوبہ آندھرا پردیس بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 23.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔فی الحال خاکسار کی کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/3106 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد اصغر العبد: محمد اکبر گواہ : محمد حسین

وصیت نمبر:18682 مَیں محمد اکبر ولد مکرم محمد حسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر23 سال پیدائشی احمدی ساکن کاٹرا پلی ڈاکخانہ کاٹرا پلی ضلع ورنگل صوبہ آندھرا پردیس بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 23.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔فی الحال خاکسار کی کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/3780 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد سرور العبد: محمد اکبر گواہ : ایم اے زین العابدین

وصیت نمبر:18683 مَیں شیخ غالب ولد مکرم شیخ حسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر22 سال تاریخ بیعت 1996ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 23.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔فی الحال خاکسار کی کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ............-/روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : پی ایم رشید العبد: شیخ غالب گواہ : محمد......احمد

وصیت نمبر:18684 مَیں جاوید احمد سنوری ولد مکرم منور احمد سنوری صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر22 سال پیدائشی احمدی ساکن چندر پور ڈاکخانہ تاڑوائی ضلع نظام آباد صوبہ آندھرا پردیس بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 23.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔فی الحال خاکسار کی کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ......-/روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد شہاب الدین العبد: جاوید احمد سنوری گواہ :محمد خیر اللہ

وصیت نمبر:18685 مَیں حافظ محمد شریف ولد مکرم منصور علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر23 سال پیدائشی احمدی ساکن کنڈور ڈاکخانہ کنڈور ضلع ورنگل صوبہ آندھرا پردیس بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 23.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔فی الحال خاکسار کی کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ......-/روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد یعقوب پاشا العبد: حافظ محمد شریف گواہ : کے ریاض محمد

وصیت نمبر:18686 مَیں صدیقہ بیگم بنت مکرم عاشق احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر30 سال پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیس بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 30.1.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ: طلائی زیورات: ہار ایک تولہ قیمت بارہ ہزار روپے۔چین نصف تولہ قیمت چھ ہزار روپے۔تین انگوٹھیاں نصف تولہ قیمت چھ ہزار روپے۔کان کی بالیاں نصف تولہ قیمت چھ ہزار روپے۔ زیورات نقرئی: سیٹ وزن ڈیڑھ تولہ قیمت تین سو روپے۔ ہار وزن ڈھائی تولہ قیمت پانچ سو پچاس روپے۔ پائل چار تولہ قیمت آٹھ سو روپے۔میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ-/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : انوار احمد بی الامۃ: صدیقہ بیگم گواہ :بشارت احمد

وصیت نمبر:18687 مَیں جمیلہ بیگم زوجہ مکرم عابد اللہ شریف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر35 سال پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیس بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 30.1.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ: حق مہر پانچ ہزار روپے۔ سونے کی بالی ایک گرام قیمت چار سو روپے۔پازیب چاندی ایک جوڑی چھ تولہ قیمت ایک ہزار روپے۔میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ-/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عابد اللہ شریف الامۃ: جمیلہ بیگم گواہ : طاہر احمد پونچھی

وصیت نمبر:18688 مَیں بشریٰ بیگم زوجہ مکرم عبد الشکور ناصر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر29 سال پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیس بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.1.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ: حق مہر گیارہ ہزار پانچ سو ایک روپے۔زیورات طلائی: ہار تین تولے قیمت تیس ہزار روپے۔ لچھا ایک تولہ قیمت دس ہزار روپے۔کان کی بالی نصف تولہ پانچ ہزار روپے۔نیکلس دو تولہ بیس ہزار روپے۔تین انگوٹھیاں نصف تولہ پانچ ہزار روپے۔نقرئی: پائل تین تولہ پانچ سو روپے۔میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ-/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عبد الشکور ناصر الامۃ :بشریٰ بیگم گواہ :محمود احمد بابو

وصیت نمبر:18689 مَیں عبد الشکور ناصر ولد مکرم عبد الغنی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر39 سال پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیس بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔فی الحال خاکسار کی کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمود احمد بابو العبد: عبد الشکور گواہ : بشارت احمد

وصیت نمبر:18690 مَیں صوفیہ بیگم بنت مکرم غلام احمد چاند صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر18 سال پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیس بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 30.1.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ: ایک جوڑی بالی دو گرام قیمت چوبیس سو روپے۔میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ-/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : نور الدین احمد ناصر الامۃ :صوفیہ بیگم گواہ :بشارت احمد

وصیت نمبر:18691 مَیں انوار احمد بی ولد مکرم عبد الرحمٰن بالے صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر36 سال پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیس بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔فی الحال خاکسار کی کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عبد القادر شمس العبد: انوار احمد بی گواہ : نظیر احمد طاہر

وصیت نمبر:18692 مَیں امۃ الاحمدی زوجہ مکرم انوار احمد بی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر24 سال پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیس بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ: حق مہر اکیس ہزار روپے۔طلائی زیورات: ہار ڈیڑھ تولہ قیمت پندرہ ہزار روپے۔بالیاں ایک جوڑی نصف تولہ قیمت پانچ ہزار روپے۔ پائل چاندی سات تولہ قیمت ایک ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ-/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : انوار احمد بی الامۃ: امۃ الاحمدی گواہ :بی منصور احمد

وصیت نمبر:18693 مَیں شوکت بیگم زوجہ مکرم محمود احمد بابو صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر40 سال پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیس بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.1.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ وغیر منقولہ: حق مہر پندرہ ہزار روپے ۔طلائی زیورات: ہار وزن تین تولے قیمت تیس ہزار روپے۔نان ڈھائی تولے قیمت پچیس ہزار روپے۔زنجیر دو تولے بیس ہزار روپے۔جھمکے ایک تولہ دس ہزار روپے۔زمین تین ایکڑ قیمت نوّے ہزار روپے۔میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ-/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : نور الدین احمد ناصر الامۃ: شوکت بیگم گواہ :محمود احمد بابو

وصیت نمبر:18694 مَیں آسیہ پروین زوجہ مکرم رحمت اللہ شریف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر32 سال پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیس بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ: حق مہر پانچ ہزار اکاون روپے۔طلائی زیورات: بالیاں ایک جوڑی نو گرام نو ہزار آٹھ سو روپے۔انگوٹھی دو گرام چوبیس سو روپے۔ پینڈل تین گرام چھتیس سو روپے۔نقرئی: پائل آٹھ تولے سولہ سو روپے۔بچھوا ایک تولہ قیمت دو سو روپے۔میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ-/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : رحمت اللہ شریف الامۃ: آسیہ پروین گواہ :انوار احمد بی

وصیت نمبر:18695 مَیں رحمت اللہ شریف ولد مکرم عبد اللہ شریف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر38 سال پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیس بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد غیر منقولہ: ایک مکان سو گز پر۔ایک زمین دو سو گز قیمت چھ ہزار روپے۔ایک پلاٹ دو سو گز کا قیمت سولہ ہزار روپے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/2000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : انوار احمد بی العبد: رحمت اللہ شریف گواہ : نور الدین احمد ناصر

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان :2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش::2237-0471,2237-8468

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہ، کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

اگر ہمارے شکر ہمارے دل کی گہرائیوں سے نکلیں تو وہ بہت قدر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ کہ اگر تم شکر کروگے تو میں ضرور تمہیں بڑھاؤں گا

جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۹ء کے کامیاب انعقاد پر خدا تعالیٰ کی تائیدات اور افضال و برکات کا پُر معارف تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 30 جولائی 2009ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن یو کے

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ گذشتہ اتوار کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ یو کے تمام تر برکتوں کو نہ صرف یہاں شامل ہونے والوں بلکہ دنیا میں جہاں بھی احمدیوں نے ایم ٹی کے ذریعہ شمولیت کی، ان کو سیراب کرتے ہوئے اختتام کو پہنچا ہے۔ اس بات پر اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکرادا کریں کم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا میں پھیلی ہوئی جماعت کو امت واحدہ بنادیا ہے اور یہی مقصد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا ہے۔ اگر آج مسلمان اس کو سمجھ لیں اور اس بات کو دیکھتے ہوئے مسیح محمدی کی بیعت میں آجائیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی غلام بن جائیں گے اور مسلمانوں کی طرف اٹھنے والا ہر ہاتھ جو بُرے ارادوں سے اُٹھتا ہے خدا کی پکڑ کے نیچے آجائے گا۔ ہم تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک سو بیس سال سے یہ نظارے دیکھ رہے ہیں اگر یہ انسان کا سلسلہ ہوتا تو مخالفین جو تمام تر ظاہری طاقتیں رکھتے ہیں کب کے اس سلسلہ کو نابود کر چکے ہوتے۔ بہرحال میں اب اللہ تعالیٰ کے ان افضال میں سے چند ایک کا ذکر کرتا ہوں۔ جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ کا ہم جتنا بھی شکر کریں کم ہے لیکن ہم صرف ان باتوں کا ہی شکر کرتے ہیں جو ظاہر میں ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل جلسے کے دنوں میں ایسے بھی ہوتے ہیں جو ہمیں نظر نہیں آتے۔ اسی لئے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (النحل:۱۹) یعنی اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو اسے احاطہ میں نہیں لاسکو گے۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے

پس یہ بات ہمیں اس طرف توجہ دلانے والی ہونی چاہئے کہ ہماری زبانیں ہمیشہ خدا تعالیٰ کا شکرادا کرتی چلی جائیں ان باتوں پر بھی جو اللہ تعالیٰ کے فضل دیکھے ہیں اور ان باتوں پر بھی اللہ کے شکر گزار ہوں جو نہیں دیکھ سکے۔ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سے ایک دن قبل بارش برسائی تو یہ بھی ہمارے فائدے کے لئے اور روکی تو وہ بھی فائدے کے لئے۔ ہر قسم کے شر سے ہمیں محفوظ رکھا جن کا ہمیں علم بھی نہیں تھا۔ اور پھر آج کل جو سوائن فلو پھیلا ہوا ہے، بڑی فکر تھی، خیال تھا کہ علم نہیں کہ کون کون کیسے کیسے جراثیم لیکر گھوم رہا ہے لیکن اللہ نے فضل فرمایا اور سوائے تین چار کیسز کے یہ بیماری کسی کو نہیں لگی۔ پس اللہ کے فضلوں کا شکر گزار ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ کہ اللہ تعالیٰ بہت قدردان اور جاننے والا ہے۔ اگر ہمارے شکر ہمارے دل کی گہرائیوں سے نکلیں تو وہ بہت قدر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ کہ اگر تم شکر کروگے تو میں اضرور تمہیں بڑھاؤں گا۔

حضور انور نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا: میں تمام کارکنان اور کارکنات کا جنہوں نے اس جلسہ میں کسی بھی قسم کی خدمات سرانجام دیں شکریہ ادا کرتا ہوں اور تمام مہمانوں کو ان کا شکریہ ادا کرنا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہیں کیا۔ حضور انور نے تمام کارکنان کے اخلاص اور جذبہ خدمت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے بہت محنت سے اپنی مفوضہ ڈیوٹیوں کو سرانجام دیا اور مہمانوں کو آرام پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ حضور انور نے بالخصوص ایم ٹی اے کے کارکنان کا شکریہ ادا کیا جن کی وجہ سے تمام دنیا کے احمدیوں کو جلسہ سننے کا موقعہ ملا۔ حضور انور نے فرمایا: جس طرح یہ جلسہ ملٹی نیشنل تھا اسی طرح اس میں ڈیوٹی دینے والے بھی ملٹی نیشنل تھے جن کا تعلق دنیا کی مختلف قوموں اور علاقوں سے تھا۔

حضور انور نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کے دوران بعض غیر مسلم شرکاء جلسہ کے علاوہ غیر احمدی معززین، نو احمدی اور پہلی بار اس جلسہ میں شامل ہونے والے افراد جماعت کے تأثرات بھی بیان فرمائے۔ خطاب کے آخر میں حضرت امیر المؤمنین نے فرمایا کہ دنیا کے ہر ملک سے اس جلسہ کی کامیابی پر مبارکبادی کے پیغامات موصول ہورہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جلسہ سالانہ کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین۔ ☆☆☆☆

بقیہ خطاب حضور انور از صفحہ 16

ماں باپ کے نمونے ایسے ہوں کہ بچے سمجھیں کہ حقیقی زندگی وہی ہے جو ہمارے ماں باپ گزار رہے ہیں۔ نوجوانوں سے میں یہ کہتا ہوں کہ اپنے اندر یہ اعتماد پیدا کریں کہ اسلامی تعلیم سب سے اچھی تعلیم ہے۔

فرمایا: آج ہم میں خلافت کے نظام کو اللہ تعالیٰ نے اسی لئے قائم فرمایا ہے کہ ہم حقیقی ایمان اور اعمال صالحہ بجالانے والے ہوں اور خلافت کے ماننے والوں کے متعلق فرمایا ہے کہ وہی حقیقی رنگ میں عبادات کا حق بھی بجالانے والے ہیں۔

فرمایا: احمدیت کی تاریخ کئی ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے کہ رشوت خور اور شرابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آکر پنجوقتہ نمازی اور خدا تعالیٰ سے پیار کرنے والے بن گئے اور آج بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی ایک بڑی تعداد نیکیوں پر قدم مارنے والی ہے۔ مَیں جو توجہ دلاتا ہوں یا پہلے خلفاء نے توجہ دلائی ہے تو اس کا مقصد یہ ہے کہ جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ رہے جو ایمان اور اعمال صالحہ کے تقاضوں کو پورا کرنے سے محروم رہے۔ فرمایا: اگر مَیں سختی کرتا ہوں تو صرف ہمدردی کے جذبہ کے تحت کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: حقیقت میں جماعت کے یہ معنی نہیں کہ ہاتھ میں ہاتھ رکھ کر صرف بیعت کریں بلکہ جماعت تب جماعت کہلاتی ہے کہ سچے طور پر بیعت کی حقیقت پر کاربند ہوں اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کریں۔ زندگی کو گناہوں کی آلائش سے پاک اور صاف کر کے اپنے نفسانی جذبات سے الگ ہو کر خدا کے ارادوں میں محو ہوجائیں۔

فرمایا: پس جائزے لینے کی ضرورت ہے کیونکہ جائزے لینے کی عادت پڑے گی تو اصلاح کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ہماری جماعت کے لوگوں کو نمونہ بن کر دکھانا چاہئے۔ اگر پہلے کی طرح گندی زندگی ہے تو ایسا شخص جماعت کو بدنام کرتا ہے اور ہمیں بھی اعتراض کا نشانہ بناتا ہے۔

فرمایا: پس عورتوں کو اپنے گھروں کی نگرانی کا حق ادا کرنا چاہئے۔ اپنے بچوں کی تربیت کا حق ادا کرنا چاہئے۔ دنیا کی خواہشات کی طرف دوڑنے کی بجائے خدا کی محبت حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

تمام احباب جماعت کو صد سالہ خلافت جوبلی مبارک!

الفضل جیولرز

پتہ: صرافہ بازار سیالکوٹ پاکستان

طالب دُعا: عبدالستار 0092-321-8613255 ☆ عمیر ستار 0092-321-6179077

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

مضامین اور رپورٹیں بھجوانے کے لئے اس ای میل پر رابطہ کریں

badrqadian@rediffmail.com

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol. 58 Thursday 6th august 2009 Issue No. 32

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
: 65 Canadian Dollar

ماں باپ کے نمونے ایسے ہوں کہ بچے سمجھیں کہ حقیقی زندگی وہی ہے جو ہمارے ماں باپ گزار رہے ہیں

آج ہم میں خلافت کے نظام کو اللہ تعالیٰ نے اسی لئے قائم فرمایا ہے کہ ہم حقیقی ایمان اور اعمال صالحہ بجالانے والے ہوں

خلاصہ خطاب سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برائے مستورات فرمودہ مورخہ 25 جولائی 2009ء بمقام زنانہ جلسہ گاہ حدیقۃ المہدی یوکے

جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۴۳ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کے دوسرے اجلاس کی کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو کہ مکرم قرۃ العین حیدر صاحبہ نے کی اور ترجمہ پیش کیا۔ آپ کے بعد محترمہ شوکت ثریا صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام :

تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو
کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو

بہت خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد ایک خاتون نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پاکیزہ عربی منظوم کلام بڑی خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا اس کے بعد لجنہ میں سے جنہوں نے متعدد علمی شعبہ جات میں ٹاپ پوزیشن حاصل کی تھیں انہیں گولڈ میڈل سے نوازا گیا۔ اس کے بعد حضور انور نے بصیرت افروز خطاب فرمایا۔

آپ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا : حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی ایک کتاب میں فرماتے ہیں کہ میں اس لئے دنیا میں بھیجا گیا ہوں تا ایمانوں کو قوی کروں اور تا خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہوگئی ہیں اور عالم آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے اور ہر ایک انسان اپنی عملی حالت سے بتا رہا ہے کہ وہ جیسا کہ یقین دنیا اور دنیا کی جاہ و مراتب پر رکھتا ہے اور جیسا کہ اس کو بھروسہ دنیوی اسباب پر ہے یہ یقین اور بھروسہ ہرگز اس کو خدا تعالیٰ اور عالم آخرت پر نہیں۔ زبانوں پر بہت کچھ ہے مگر دل میں دنیا کی محبت کا غلبہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مذکورہ اقتباس کے بعد حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئے تھے اس زمانہ میں بعض لوگ ایسے بھی تھے جن میں خدا تعالیٰ کا خوف تھا اور جن کے دلوں میں اسلام کی ہمدردی تھی اور وہ دعائیں کر رہے تھے کہ کوئی مرد میدان کھڑا ہو اور اسلام کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو سنبھالے۔ جس وقت اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو بھیجا اس وقت کا نقشہ قرآن مجید کی آیت ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَیْدِی النَّاسِ کے مطابق تھا یعنی لوگوں نے جو اپنے ہاتھوں بدیاں کمائیں ان کے نتیجہ میں فساد خشکی پر غالب آ گیا اور تری پر بھی (روم: ۴۲)

یہ فساد جس نے تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا اس فساد کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کل انسانیت کے لئے بھیجا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مذکورہ آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

کہ مُراد اس سے یہ ہے کہ اہل کتاب اور غیر اہل کتاب سب بگڑ گئے ایسے ہی زمانے میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور آپؐ نے دنیا میں ایک انقلاب عظیم برپا فرمایا اور اس انقلاب سے تمام قوموں نے برابر کا حصہ پایا اور ایک زمانہ تک مسلمان اس کا فیض پاتے رہے اور جب انہوں نے قرآن مجید کی تعلیم کو بھُلا دیا تو وہ پھر تباہی کے گڑھے میں گر گئے۔ خود مسلمان بھی اگرچہ بتوں کے پوجنے کے شرک میں مبتلا نہ ہوئے لیکن شرک کی دیگر اقسام ان میں بکثرت پائی جانے لگیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے اصلاح کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا جس نے اسلام کی شان کے قیام کے لئے ''جری اللہ'' کا کردار ادا کی۔

الحمدللہ کہ خدا تعالیٰ نے ہم کو یہ توفیق عطا کی ہے کہ ہم آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی غلام صادق کو ماننے والے ہیں۔ پس اپنے جائزے لیں کہ کیا ہم ان مقاصد کو پورا کر رہے ہیں جن کی خاطر حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے؟۔ اور کیا ہم اس تعلیم پر عمل کر رہے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید کی روشنی میں پیش فرمائی تھی اور سب سے پہلے اپنے ایمانوں کے جائزے لیں کہ وہ کس حد تک مضبوط ہیں؟ دراصل مضبوط ایمان ہی عمل کی توفیق عطا کرتا ہے۔ اس لئے یہ سمجھ لینا کہ ہم نے حضرت مرزا غلام احمد کو امام مہدی اور مسیح موعود مان لیا ہے تو صرف ایسے ماننے والوں کے متعلق خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ یہ نہ کہو کہ ہم ایمان لائے بلکہ یہ کہو کہ قُوْلُوْا اَسْلَمْنَا یعنی ہم نے اسلام قبول کر لیا ہے اور ہم فرمانبردار ہو گئے ہیں۔ کامل فرمانبرداری کامل ایمان سے پیدا ہوتی ہے۔ ایمان اس کا نام نہیں کہ زبان سے کلمہ پڑھ لیا بلکہ ایمان ایک گہرے یقین کا نام ہے جس کے نتیجہ میں جذبات نفسانیہ دُور ہو کر گناہ سوز حالت پیدا ہوجاتی ہے اور جس کے نتیجہ میں انشراح صدر عطا ہوتا ہے اور خدا پر ایمان مضبوط ہوتا ہے۔

پس اللہ پر ایمان یہی ہے کہ انسان کا ہر عمل اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں لئے ہوئے ہو۔ اللہ نے اگر پردہ کا حکم دیا ہے تو یہ حکم صرف جلسہ کے لئے نہیں یا میری ملاقات کے لئے آنے کے وقت نہیں بلکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

''کہ اے نبی تُو اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں کو کہہ دے کہ وہ اپنی چادروں کو جھکا لیا کریں''۔

فرمایا: پس یہ پردہ مومنوں کی بیویوں کی شان ہے، ہر ایک عورت کی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کو شان محسوس کرتی ہے۔ یوروپ میں پردہ کے خلاف وبال اُٹھتا رہتا ہے اور پھر ردّ عمل کے طور پر پردہ برداروں کا جلوس نکلتا ہے اور ایسے جلوس میں وہ عورتیں بھی نظر آتی ہیں جو عام دنوں میں کھلے منہ پھر رہی ہوتی ہیں اس لئے کہ رہنمائی نہیں ہے صرف وقتی جوش ہے لیکن ایک احمدی لڑکی کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ پردہ اس کے ایمان کا حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بکثرت احمدی لڑکیاں اس بات کو سمجھتی ہیں۔ آج کل جبکہ مسلمان عورتوں کے لباس بھی ننگے ہوگئے ہیں۔ ایک احمدی عورت جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے اسے ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس نے پردہ صرف ماں باپ کی عزت کی وجہ سے نہیں کیا بلکہ ایمان کی مضبوطی کی خاطر کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کے بعد ایمان میں اتنی مضبوطی پیدا کریں کہ دنیا کی کوئی چیز آپ کے ایمان کو متزلزل نہ کر سکے اور یہ احمدی ماؤں کا بھی کام ہے کہ وہ اپنی نسلوں کو احمدیت کی طرف لائیں اور یہ اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک وہ خود ایمان کے اعلیٰ معیار پر قائم نہ ہوں۔ ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس فرمان کو مدّ نظر رکھیں کہ : مَیں ایمانوں کو مضبوط کرنے آیا ہوں۔

فرمایا: ہمیشہ یاد رکھیں کہ شیطان پہلے چھوٹی چھوٹی برائیوں سے حملہ کرتا ہے پھر بڑی برائیوں کو چھوٹا کر کے دکھاتا ہے۔ بے حجابی، مکس پارٹیاں، لڑکیوں کا اکیلے گھومنا یہ سب غیر اخلاقی باتیں ہیں جن کی اسلام ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ ہر کام کرنے سے پہلے یہ خیال دل میں لائیں کہ جو مَیں کر رہی ہوں وہ میرا خدا دیکھ رہا ہے تو ہی بُرائیوں سے بچ سکیں گی۔ فرمایا ایک طرف تو نام نہاد روشن خیال معاشرے والے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے اندر سچائی ہے پھر یہ کس قسم کی سچائی ہے کہ جو عہد بیعت ہم نے کیا ہے اس کو سچائی سے نہ نبھائیں۔

ٹی وی چینلز اور انٹرنیٹ پر جو بے ہودہ فلمیں نوجوان بچے بچیاں شوق سے دیکھتے ہیں یہاں تک کہ گھر کے تمام افراد ایک ساتھ مل کر دیکھ رہے ہوتے ہیں اور اس کو برائی نہیں سمجھا جاتا۔ فرمایا: جن گھروں میں رشتوں میں رنجشیں پیدا ہوتی ہیں تو جائزے لینے سے پتہ چلتا ہے کہ اس بات کے ذمہ دار یہی ٹی وی اور انٹرنیٹ کے پروگراموں کی آزادی اور غلط دوستیاں ہیں۔ غور کریں ایک طرف تو احمدی ہونے کا دعویٰ کرنا اور عمل ایک دم اُلٹ کرنا، بالکل عجیب بات ہے۔

فرمایا: آج مَیں یہ باتیں لجنہ کے سامنے اس لئے کہہ رہا ہوں کیونکہ یہ عورتوں کی ذمہ داری ہے جن کے گود میں بچے پل رہے ہیں کہ ان کو بچپن سے بتائیں کہ ہم احمدی ہیں اور ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نے اسلام کو تمام دنیا میں پھیلانا ہے لہٰذا خود کو دنیا کے لہو و لعب اور غلاظتوں سے بچائیں کیونکہ آئندہ قوم کی ذمہ داری آپ پر ہے۔ احمدیت نے تو غالب آنا ہے یہ اللہ کی تقدیر ہے۔ اگر آپ اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے اپنی اور اپنی نسلوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کریں گی تو دنیا و آخرت میں کامیابیاں حاصل کریں گی۔ ماؤں کو اپنی بچیوں پر اتنا اعتماد کرنا چاہئے کہ وہ ہر ایک بات اُن سے کریں۔ لڑکی کی اچھی تربیت کرنے کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ آئندہ بچوں کی صحیح تربیت ہوتی ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جو یہ فرمایا ہے کہ:

''قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی''، مَیں سمجھتا ہوں کہ اس میں لڑکے اور لڑکیاں دونوں شامل ہیں۔

باقی خلاصہ خطاب صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں